اِنتظار کیا اور منتظر کون ؟

مصنف

فدا حسین حلیمی

فہرست

پشکش
مقدمه

پهلی فصل :انتظار کیوں ضروری هے
۱ : عقیده اور إنتظارکی ضرورت:
۲ : سماج اور إنتظار کی ضرورت :
۳ : عالمي سیاست اور انتظار کی ضرورت :
۴:ثقافتي یلغار اور إنتظار کی ضرورت :
۵ : وحدت اور انتظار کی ضرورت :
۶ : تاریخ إنسانیت اور إنتظار کی ضرورت :
۷ : عقل اور إنتظار کی ضرورت :
۸:تقاضائے فطرت اور انتظار کی ضرورت :
۹:جهان سازی اور إنتظار که ضرورت :
۱۰ : دشمن کے تسلط سے مانع اور انتظار کی ضرورت :

دوسری فصل :إسلام اور عقیده إنتظار :
ا: قرآن اور عقیده إنتظار
ب: روایات اهل بیت اور عقیده إنتظار فرج
۱ : إنتظار افضل ترین عبادت هے
۲ : انتظار واجب اورظهور خدا کا حتمي وعده
۳ : انتظاریعنی امام غائب پر عقیده
۴ : إنتظار یعني اهل بیت اطهار کے تقرب کیلئے جدوجهد
انتظار کا صحیح مفهوم
انتظار کا غلط مفهوم اور اسکا منفی نتائیج
پهلاگروه
دوسرا اور بدترین گروه

تیسری فصل : إنتظار اور هماری زمداریان
۱ : إمام منتظر کی معرفت اور شناخت
الف: آپ کائنات کے اولین مخلوق هیں
ب :آ پ خالق ومخلوق کے درمیان واسطه فیض هیں
ج: آپ کی معرفت کے بغیر خداکی معرفت کامل نهیں هے
د: آپ تمام انبیاء کے کمالات کا مظهر هیں
ه: آپ تمام انبیاء اور ائمه کے اُمیدوں کو زند ه کرینگے
۲ : إمام منتظَر کی محبت
الف: امام منتظَر کی اطاعت اور تجدید بیعت
ب: إمام منتظر کی یاد
الف :امام منتظر کے نیابت میں صدقه دینااور نماز پڑهن
ج: انکے فراق کی داغ میں همیشه غمگین رهن
۳ : علوم ومعارف اهل بیت کو رائج دینا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۴:فقیه اهل بیت کی اطاعت اور پیروی
۵: برادان ایمانی کے ساتھ همدردی اور معاونت
۶: خود سازی اور دیگر سازی
۷: شبهات اور بدعتوں کا مقابله۔
۸:بے صبری سے پرهیزکرنا
۹: جوانوں کی مخصوص ذمداری :
۱۰: وا قعی منتظرین کا مقام ومنزلت اهل بیت کی نگاه میں

چوتهی فصل : انتظارکے آثار اورنتائج
۱ :مستقبل کی امید
۲:فردی اور اجتماعی اصلاح :
۳: بقاۓ مذهب تشیع ۔

کتاب :إنتظار کیا اور منتظر کون ؟

مصنف:شیخ فداحسین حلیمی

پشکش۔
إسلامی تعلیمات میں ایک بهت هی اهم موضوع جس کی اهمیت اور ضرورت کو بیان کرتے هوے دسویں قرآنی آیات اور سینکڑوں کی تعدات میں احادیث اهل بیت اطهار مختلف قسم کی حدیثی ،تفسیری ،تاریخی اور دیگر کتابوں میں ملنے میں اتئیں هیں وه هے عقیده انتظار یعنی آخری زمانه میں منجی عالم بشریت ،فرزند ختم نبوت ،نور چسم خاتوں جنت سلسله امامت کی بارهویں کڑی حضرت حجت ابن حسن العسکری کے ظهور کرنے اور بساط ظلم وبربریت کو جڑ سے اکهاڑ کر هر جگه عدل و انصاف کو فروغ دینے پر عقیده اور اسے تحقق بخشنے کے لیے زمینه فراهم کرنا هے –

لیکن ان تمام تر دینی سفارشات اور تاکیدات کے باوجود افسوس کے ساتھ یه کهنا پڑتا هے که نه جانے کن کن وجوهات کی بنا پر مسلمانوں نے اس قرآنی اور الهی نظریے کو بالاۓ طاق رکهتے هوے آج تک اس راه میں کوئی قابل تقدیر قدم نهیں اٹهائیں هیں –جسکے نتجے میں آج مؤ منین اور اهل تحقیق حضرات کے ایک بڑی تعداد کی جانب سے فرهنگ انتظار اور عقیده انتظارسے اشنائی اور اسکے شناخت کے لیے انتهائی اشتیاق او ر تشنهگی کے اظهار کرنے کے باوجود مستقل طور پر کوئی قابل قبول کتاب عربی ،فارسی'اردو اور دیگر زبانوں میں که جس میں عقیده انتظار کو مختلف زاویوں سے زیر بحث لایا هو اور اس پر مستدل اور مستندل انداز میں روشنی ڈالی هو نظر نهیں آتی تاکه مؤمنین کی روحی اور قلبی تشنگی سیراب هے جاے ،لهذا علماو فضلاء اور هر ذمدار افرادکی ذمداری هے که هر ایک اپنی اپنی ظرفیت اور استطاعت کے مطابق اس حیاتی اور نوید بخش عقیدے پر کام کریں تاکه نسل آینده کےلیے اسکی اهمیت ضردرت اور فردی واجتماعی آثار ونتائج سےگاهی اور آشنائی حاصل کرنے کا زمینه فراهم هو جاے۔
کتاب حاضر اس راه میں فقدان اور مؤمنین کے دلی خوهشات کے کو مد نظر رکهتے هوۓ نظریے انتظار کے متعلق اهم سوالات کے جواب میں پیش کیا هے،جس کے پهلی فصل میں ضرورت انتظار و دوسری فصل میں مفهوم انتظار اور تیسری و چوتهی فصل میں منتظرین کے اهم ذمداریان اور نتائج انتظار پر گفتگو کی هے
تاکه مؤمنین اور اهل تحقیق حضرات کے لیے اس موضوع پر مختلف زاویون سے شناخت حاصل کرنے کا موقع کل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سکھے ـ
آخر میں اُمید هے یه ناچیز هدیه حضرت بقیۃ اعظم ارواحنا له الفداء کے مورد قبول قرار پائے" یا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنا وَ أَهْلَنَا الضُّر وَ جِئْنا بِبِضاعَةٍ مُزْجاة فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ"الهی عجل فرج مولانا امام الزمان آمین !

مقدمه
کسی بھی موضوع کے متعلق قلم اٹھانے اور ریسرچ کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس موضوع کا انسانی زندگی سے کیا رابطہ ہے اور کس حد تک مؤثر واقع ہوتا ہے۔ تاکہ پوری توجہ اور توانائی کے ساتھ اس موضوع کے متعلق بحث کرسکھے۔
لہذا سب سے یہ سوالات ذهن میں آجاتی هیں ہے کہ
1 انتظار کیا ہے اور منتظر کون ہے ؟
2 عقیدہ انتظار انسان کے فردی اور اجتماعی زندگي پر کیا اثر رکھتا ہے؟
3 نظریۃ انتظار اپنے حقیقی مفہوم میں ایک مسلم فرد کی زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں لا سکہتا ہے ؟
بے شک مسئلہ انتظار کوئ ایسا مسئلہ نہیں جسے لوگوں نے مظلومون اور ستمدیدہ افراد کے دلوں کی تسکین کے خاطر انکے اذهان میں ڈالا گیا ہو،بلکہ قرآنی آیات وروایات اور تاریخی حقائق کی روشنی میں یہ بخوبی واضح ہوجتا هے کہ بنی نوع انسان اپنے طول وعریض تاریخ میں خواہ فردی زندگی میں هو یا سماجی زندگی میں ہمیشہ نعمت انتظار کا مرهون رہا ہے ،چناچہ اگر کوئی انسان انتظار کی حالت سے باہر اے اور مستقبل سے امیدیں کھو دے تو پھر اسکا جینا مشکل هو جاے گا اور اسکے دل میں زندگی کے لیے ذرہ برابر جگہ باقی نہیں رہے گی بلکہ الٹا خود زندگی اس کے لیے رنج و مشقت کا باعث بنے گی ـ
پس جس عامل نے اس انسان کو هر قسم کے مصیبتون سختیون اور پریشانیوں ڈهڈ جانے اور جینے کا قابل اور مزید زندگي کي انجن کو آگے بڑانے کا امیدوار بنایا هے وہ صرف اور صرف انتظار اور مستقبل سے امید کے علاوہ کچھ هو هی نہیں سکتا
إنتظار فرج اور اُمید کي معجزۃ آسا جادو هے که اس انساں کو زندگي کے پر طلاطم اور گٹھا ٹھوب طوفان سے پار کر کے لے جا رهي هے إنشاء الله عن قریب اسے ساحل نجات تک پهنجا دے گي اس طرح اس انسان کے درینه آرزو اور پراني امید پوري هو جاے گي (إنهم یرونه بعیدا ونراه قریباً)خدا کرے اس دن کو دیکھنے کی توفیق نصیب هو۔
لهذا هم ضرورت إنتظار و منتظرین کی اهم زمداریا ں اور فوائد انتظار کو الک الک باب کی شکل میں مختلف زاویوں سے زیر بحث لاتے هیں
تاکه یه معلوم هو جاۓ که مسئله إنتظار کا إنسانی زندگی کے ساتھ کیا رابطۃ هے اوراس پر کتنا مؤثر واقع هوتا هے ـ

إنتظار کیا اور منتظر کون ؟

پهلی فصل :انتظار کیوں ضروری هے -

سب سے پهلے نظریه انتظار کے انسانی زندگی میں ضروری هونے کو مختلف لحاظ سے زیر بحث لاتے هیں تاکه یه بخوبی معلوم هو جاۓ که انتار کیون کر ضروری هے-

١ : عقیده اور إنتظارکی ضرورت:
عقیدة اساس حیاة اور زندگی کی بنیاد هۓ عقیدة اور معرفت انسان کے اندر ایک ایسی حالت اور انگیزه پیدا کردیتی هیں جو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خود بخود عمل اور کردار کے وجود میں آنے کا سبب بنتی ھیں ، چنانچه جتنا عقیده مستحکم اور معرفت وسیع ھو گی اتنا ھی عمل پکا اور عملی میدان پائیدار ثابت ھو گا اور مختلف قسم کے لغزشون اور کج فھمیوں سے بچ جاےگا –
اور صحیح عقیدے کا حصول صرف اور صرف صحیح معرفت اور شناخت کے ساۓ میں ممکن ھے،لھذا حقیقی منتظر وه شخص ھو گا جسنے فکری سطح پر یه پھچان لیا ھو که جس ھستی کے وه منتظر ھے وه ذات مظھر آسماۓ إلھی ،واسطه فیض ربانی اور خاتم اوصیاء ھیں انکی صحیح معرفت اور شناخت الله تعالی کی معرفت اور شناخت ھے -
اور یه بھی جان لے که انتظار اس نفسانی حالت کا نام نھیں جس طرح لغت میں آیا ھے بلکه انتظار عمل ھے نه صرف عمل نھیں بلکه عقیدة ھے عقیدة حجت خدا کے اس روۓ زمیں پر ظھور کرنے کا اور زمیں کو عدل و إنصاف سے پر کرنے اور ھر جگه دستور إلھی نافذ کرنے کا عقیدة پرچم توحید کو ھر قطعۃ زمیں پر لھرانے کا اگر اس عقیدۓ نے کسی شخص اور مومن کے دل و دماغ میں ریشه ڈال دیا اور اپنا جڑ مضبوط کردیا تو یه عقیدة اسے إنسانیت کے دشمن إستعمار کے جارحانه حربون کے مقابلے پھاڑ کے مانند ڈھت جانے اور انکے نپاک عزائم کو خاک میں ملانے میں کامیاب بناے گا، اور اسے معاشرے میں حقوق الله اور حقوق الناس کے رعایت کرنے ساتھ ایک عدلانه إلھی نظام کے وجود میں لانے إستعماری ایجنڈوں کے خلاف قیام کرنے اور ظلم و بربیت کے خلاف مقاومت اور جان نثاری کرنے پر آمادة و تیّار کردے گا –
اور انسان کے فکر ودماغ اور کردار پر عقیدة انتظار کے معجزه آسا اثر کو مد نظر رکھتے ھوۓ إسلام نے انتظار کو عبادت کا مقام دیا ھے تو اھل بیت اطھار نے اسے افضل العبادة کھا ھے چناچه پیغمبر اکرم فرماتے ھیں(إنتظار الفرج عبادة) اسي طرح کسی اور حدیث میں فرماتے ھیں (أفضل اعمال أُمتي إنتظار الفرج)(1) کسی اور حدیث چھٹے امام فرماتے ھیں – إعلموا أنّ المنتظر لھذا الآمر له مثل أجر الصائم القائم – -
جان لو ھمارے قائم کے انتظار کرنے والے کیلیے صائم النھار اور قائم اللیل کا ثواب حاصل ھے---

۲: سماج اور إنتظار کی ضرورت :
بشر فطری طور پر ایک سعادت مند اجتماعی زندگی گزارنے کی آرزو رکھتے ھیں اگر یه آرزو اور خواھش ایک نه ایک دن پوری نه ھونے والی نه ھوتی تو اسکے فطرت اور خلقت میں خواھش اور تمنّا رکھی نه جاتی جس طرح آب وغذا نه ھوتے تو بھوک اور پاس اسکے وجود کا حصه نه ھوتا اسی طرح اگر یه فطری خواھش قابل تحقق نه ھوتی تو اسے اسکے فطرت میں رکھے ھی نه جاتے- اور آرزو صرف اور صرف ایک جامع اورکامل إجتماعی نظام کے زیر ساۓ میں قبل تحقق ھے جو اس آدمی ذات کی تمام مشروع خواھشات کا جواب گو ھو اور اسکی بنیاد عدل و إنصاف پر رکھا گیا ھو،اور اسلامی تعلیمات کی رےشنی مىں ھم مسمانون کا عقیده ھے اور اس پر قطعی طور پر یقین رکھتے ھیں که وه إجتماعی نظام بشر کے تمام مشروع خواھشات کا جواب گو ھوں جسکی بنیاد عد و انصاف پر رکھی گی ھو جسکا معیار حق وحقیقت ھو اور انسانی معاشرے کو یآس و ناامیدي جسے مھلک بیماربون سے نجات دلاۓ وه نظام سواۓ اسلامی نظام کے علاوه کو اور نظام نھیں ھو سکتا ھے اور یه مقدس نظام اپنی کامل ترین شکل وصورت میں إمام زمانه عجل الله تعالی فرجه کے دور میں تحقق پاۓگا
یه نظریۃ اسلامی تعلیمات کے روشنی میں اس قدر روشن اور واضح ھے که جسکے بعض مستشرقین (غیر مسلم محققین جو اسلام کے متعلق سرچ کرتے ھیں)نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ھے جسا که جرمن کا مشھور فلاسفر ماربین اس حقیقت کی تصریح کرتے ھوے کھتا ھے ((من جمله إجتماعی مسائل میں سے ایک بھت ھی اھم مسئلۃ جو شیعون کے کامیابی کامرانی اور مستقبل سے امید کا باعث بنا ھے وه ھے امام حجت کے وجود اور انکے ظھور کے انتظار پر عقیده ھے کیونکه یه عقیده دلون میں امید کی روح پھونگ دیتي ھے اور کبھی اسے یآس و نا امیدی جیسے مھلک بیماریون کا شکار ھونے نھیں دیتا اور برابر حرکت اور جنبش پیدا کر دیتا ھے چونکه انکے سامنے روشن مستقبل ھے اپ وه اس روشنائی تک اپنےآپ کو پھنچانے کیلیے مسلسل جدو جھجد اور کوشش کرتے رھیں گئیں کسی قسم کے مشکلات سختیان انکو اس ھدف تک پھنچنے سے روک نیں سکھتی اس طرح بھت بڑے بڑے إجتماعي اور سماجي کامیابیاں انتظار کے اس مستحکم عقیدے کے نتیجھے میں حاصل ھوگے (2)

۳: عالمي سیاست اور انتظار کی ضرورت :
تاریخ اس بات پر گواه ھے که زمین پر مختلف قسم کے فکری مکاتب مختلف انداز کے سیاسيي اور اجتماعي نظام کے ساتھ وارد میدان ھوۓ لیکن عرصه نه گزرا صفحات تاریخ کے زینت بنی مثال کے طور پر سوینالستی نظام اپني تمام دوم دام کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ساتھ آئے لیکن بہت ھی کم مدت میں پاش پاش ہو کر صفحہ ہستی سے مٹ گیا آج لبرال دیمو کراسی اور نظام سرمایہ داری آزادي دیموکراسي جیسے خلاب نعرون کے سات وارد عرصہ ھوا ھے اور اپنی ایٹمي وعسکري طاقتوں کے بل بوتے ھر غریب اور کمزور کو جینا حرام کر دیا ھے لیکن زمانہ گزدنے کےساتھ ساتھ دوست ودشمن کو اسکی جارحیت اور بربریت کا شکوا ھے اور سب کا یہ اعتراف ھے کہ موجودہ عالمی نظام ظالم ترین عالمي نظام ھونے سایھ بھران زدہ اور شکست خوردہ نظام میں شمار ھوتا ھے اور ھر طرف بشر اخلاقي اقتصادي سیاسي و---- بھران کے شکار ھے ھر طرف پریشاني اضطراب نے گیر لیا ھے چناچہ اس ھمہ گیر عالمی بھران سے نجاب اور رھائی صرف اور صرف ایک ایسے آفاقي نظام میں دیکھتے ھیں جس کی بنیاد عدل و انصاف اور انساني اقدار پر رکھي گی ھو – اور ھمارا عقیدہ ھے کہ ایسے علم گیر آفاقي سیاسي نظام کا تحقق منجي عالم بشریت امام منتظر کے إلھي قیادت میں امکان پزیر ھے –

آیئں یھود اور مسیحي دنیا میں ۱۹ اور ۲۰ صدی میں یھود او ر مسیحي دونو اپنے درینہ دشمنی کے باوجود اس نتیجھے پر پونھچے کہ منجی "مسیحا "کے ظھور کے لیئے سیاسی سطح پر زمینہ فراھم کرنے اور سیاسي پشتبانی کے طور پر ایک مشترکہ حکومت جو صھونیزم کے بنیاد پر قائم ھو وجود میں لایا جائے – اور اس سیاسی طرز فکر کے نتیجھے میں اسرائیلی غاصب حکومت فلسطینیون کے آبائی سر زمین پر وجود میں لائیں اور اسی نظرے کے پیچھے آمریکا و یورپین ممالک کے سینکڑون کنیسا اور مسیحی تنظیمون نے اسرائیل کے جارحانہ اور غاصب حکومت کی پشپناھی کیں

اور ۱۹۸۰ ء میں انإنٹرنشنل ام بی سی اف کرچچن قدس میں تاسیس ھوئی جسکا اصلی ھدف یون بتایا گیا "ھم إسرائیلیون سے زیادہ صھونیزیم کے پابند ھیں اور قدس ھو شھر ھے جس پر اللہ تعالی نے اپنا خاص کرم کیا ھے اور اسے تا ابد اسرائیلیون کے لیے دیا ھے –

اور اس کرچچن سفارت کے اراکین کا یہ عقیدہ ھے ،اگر اسرائیل نہ ھے تو جناب مسیح کے بازگشت کا کوئی امکان ھنیں ھے چناچہ اسرائیل کا وجود مسیح منجي عالم کےلیے ضروری ھے (3)

تو جب یھود اور نصاری عقیدہ انتظار کے سیاسي پھلو کے پرتو میں اپنے درینہ دشمنیون کو بھول کر اسلام اور مسلمین کے خلاف ایک غاصب حکومت وجود میں لا سکھتے ھیں

تو کیاھم مسلمانوں کو نھیں چاھیے خود ساختہ اور بناوٹي اختلافات کو بالاے طاق رکھ کر ایک پلٹ فارم پر جمع ھو کر اس افاقی الھی نظام کے لیے زمینہ فراھم کریں،اور

ایسے نظام کو عالمي سطح پر وجود لانے کیلیے انتظار کے سیاسي پھلو پر کام کرنے کی اشد ضرورت ھے تاکہ خود بخود إصلاحی حرکت شروع ھو جائے اور رفتہ رفتہ پورے جھان کو اپنے لپیٹ میں لے لیں، انقلاب إسلامی جمھوري ایران اس حقیقت پر گو یا دلیل ھے کہ جسے امام خمینے نایب امام زمان اور ایراني قوم نے إنتظار کے سیاسي پھلو پر عمل کرتے ھوۓ اُس آفاقي إلھي نظام کے مقدمے کے طور پر اسلامی قوانین پر مبتنی اسلامي جمھوریت کو وجود میں لایے ھیں اور اُمید ھے کہ دنیا کے دوسرے مسلمان بھی بیدار ھو جائیں اور اس بابرکت إصلاحی قدم پر قدم رکھتے ھوے عصر ظھور کیلیے زمینہ فراھم کرنے میں شریک بنئیں إنشاء اللہ وعد إلھي کا تحقق نزدیک ھو گا –

۴:ثقافتي یلغار اور إنتظار کی ضرورت :

بے شک عسکري اور بازو کی طاقت سے دنیا کو تسخیر کرنے کا دور گزر گیا ھے لیکن عالمي سطح پر ثقافت اور تھزیب وتمدن کا جنگ اپنے اوج پر ھے تمام مسلم دانشور حضرات اس بات پر متفق ھیں کہ کے اس دور میں اسلامي کلچر اور تھذیب کے خلاف إستکبار جھاني نے جو جنگ سرد لڑی ھے وہ اپني جگہ بے سابقہ ھے کہ جس میں اپني تمام تر شیطاني اور انسانَ طاقتون کو کام میں لایا ھے اور اسلامي تھذیب وتمدن کو ختم کرنے کے نا پاک عزائم کے ساتھ میدان عمل میں اُترے ھیں،اپ اس حالت میں ھم سب کہ سب سے اھم زمداري دیني ثقافت اور اسلامي تھذب و تمدن کے تحفظ اور بقاء کیلیے جد وجھد اور قربانی دینا ھے،اور یہ ھدف اس وقت قابل تحقق ھے کہ جب انسان زندگی کے مختلف شعبون میں ایک منظم انداز میں ایک ھمہ گیر تحرک کی ضرورت ھے جو عصر ظھور کےاس روشن مستقبل کے ساتھ ھمآھنگ ھو اور اسلامي معاشرے کو ان ثقافتي یلغار اور تھذیبي جنگ سے بچانے اور ایک ھمہ گیر ثقافتي تحریک کے وجود میں لانے کے لیے نظریۂ انتظار کو اپنے صحیح مفھوم میں سمھجنے اور ثقافت انتظار کو سماج میں عام کرنے کی ضرورت ھے –

۵: وحدت اور انتظار کی ضرورت :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرآن کريم کی نگاہ میں آسماني کتابون نبیون اور الهي نمايندے کے اس ورۓ زمين پر بهيجنے کا ايک اهم مقصد متفرق پراکنده ،منتشر اور تقسيم شده إنسانيت کے اندر وحدت برقرار کرنا هے-هر نبي نے آکر اپنے زمانے میں اُمت و متحد کيا اور ان اختلافات کی نفی کی جو طبقائيت نژاديت ،لسانيت ُعلاقيت اور وطنيت کی شکل میں اُمتون میں پهيل گئی تهين –

اس حقيقت پر سب سے بڑی مستند پيامبر اکرم کا عمل اور آپکی سيرت هے آنحضرت ايک طبقاتي وتقسيم شده معاشرے میں مبعوث هوۓ ليکن آپ نے اپنی نبوت کا آغاز وحدت سے کيا اور (تآخوا فی الله) کی بنياد پر تمام مسلمانون کو آپس ين بهائی بهائی بنايا اور بابرکت زندگي کے آخری خطبےمیں بهی جو که خطبئه حجۃ الوداع يا الغديرۃ کے نام سے مشهور هے اسی وحدت کے موضوع پر زور ديا گيا ، اور مسلمانون کو در پيش مشکلات وخطرات کو پيش نظر رکهتے هوۓ ثقلين کو اس وحدت کا محور اور ميزان قرار ديتےهوۓ يه واضح کر ديا که هر قسم کے إختلافات وانحرافات و نژاديت اور فرقه وارانيت سے بهچنے کا واحد ذريعه قرآن وعترت سے تمسک اور پيروی هے:

پيغمبر اعظم کی فرمائشات ارشادات اور عملي سيرت همارے سامنے هونے کے باوجود امت مسلمۃکو جس چيز نے سب سے ذياده نقصتان پهنچائی اور اب سخت نقصان دۓ رهی هے تفرقه إنتشار اور ناچاکی هے ،انتشار اور ناچاکی ايک ايسی بٹهيهے جسے متحده دشمن نے دين وثقافت کے خلاف حربے کے طور پر استعمال کر رها هے اپ جسکا ايندهن بهی مسلمان هيں اور جلانے والے بهی مسلمان هيں يعنی مسلمان هی کے وجود سے يه شعله نکلتاهے اور مسلمان هی کو جلاتا هے ،ليکن همارا دشمن تفرقه ختم کرکے جعرافيائی سرحدين،قومی سرحديناور ثقافتي سرحين مٹا کر ايک ايک پليٹ فارم پر جمع هو کر ايک آفاقی نظام کو وجود میں لانے طرف جارها هے،تو عالم اسلام کو بهی چاهےاسلامی تعليمات کی روشنی مين هر طرح کی تفرقه بازيإختلافات اور ناچکيون کے بناوٹی سرحدون کو ٹور کر ايک ايسے آفاقی الهی نظام کے وجود میں لانے کے لئے متحد هو جاۓ جسکا وعده الله تعالی نے اپني لا ريب کتاب ديا هے ، اور يه وحدت صرف اور صرف فکر آنتظار اور فلسفه انتظار کے سائے میں وجود میں آسکتا هے –

۶: تاريخ إنسانيت اور إنتظار کی ضرورت :

تاريخي سررچ سے معلوم هوتا هے که آخری زمانه میں منجی کا انتظار اور موجوده حالت سے عالم بشريت کو نجات دينا اسلام اور آسمانی مکاتب فکر سے مخصوص نهيں هے بلکه غير آسماني اور مادي وفلسفي مکاتب فکر بهی ای نظريۃ کا عقيدۃ رکهتے هيں –

جيسا که راسل ( ) کهتا هے {آخری زمانے میں منجی کا انتظار اور اسکا آخری زمانه میں ظهور کرنا عالم بشريت کو نجات دينا يه آسمانی اديان سے مخصوص نهيں هے بلکه غير ديني اور مادی مکاتب فکر بهی تمام عالم بشريت کو نجات دلانے والے اور عدل وانصاف پهلانے والے کے ظهور کے انتظار میں زندگی بسر کر رهے هيں }

اسی ظرح کتاب مقدس (توريت ار انجيل) میں بهت ساری نصوص اسيے هيں جو عقيدۃ انتضار پر پروی طرح روشني ڈالتی هيں ،اور آخر زمانه کيں مسيحا يا منجی بشريت کی آمد اور اس کائنات کو عدل و انصاف سے بهر دينے اور بشريت کو ظلے وجور سے نجات دينے کی بشا رت دی هے ،اسی ليے امريکا کا مسيحي شهرت يافه مؤلف اپنی کتاب –قاموس المقدس – میں يهوديون کے انتظار پر عيقدے کے متعلق يون لکهتا هے {يهودی نسل در نسل عهد قديم – توارت - کی تعليمات کی روشنی میں اپنی پر مشقت طويل تاريخ میں هر قسسم کی ذلتون اذيتون رسويون اورشکنجون کو صرف اس اُميد کے ساته تحمل کيا که ايک دن مسيحا –مجنی يهوديت – آيں گے اور انهيں ذلت وخورای و رنج و مصيبتون کے گرداب سے نجات دلايئں گے ، اور همیں پورے کائنات کا حاکم بنايں گے(4) ليکن اس انتظار سوزان کے بعد جب جناب مسيح اس دنيا میں اۓ تو انهون ان میں کچه وه صفتيں نهيں پاۓ جنکے مسيحا میں هونا ضروری سمجهتے تهے چنانچه انهون انکی مخالفت شروع کی يهان تک انکو سولی پر چهڑايا اور قتل کيا ،پهر کهتا هے انجيل میں بهی منجی عالم بشريت کو فرزند انسان کے نام سے ۸۰ جگهون پر پکارا هے ان میں سے صفر ۳۰ مورد حصرت مسيح پر صدق آتا هے باقی ۵۰ مورد ان پر صدق نهين اتا بلکه يهاں ايک ايسے مصلح اور منجی جهانی کے بارے میں گفتگو هوئی هے جو آخری زمانه میں ظهور کريں گے- (5)

چناچه تورات میں هم مطالعه کرتے هيں :اشرار اور ظالمون کے وجود سے کبههی نا اميد نه هو اس لیۓ که ظالمون کی نسل زمين سے مٹادی جاۓگا،اور عدل الهی کا انتظار کرنے والے زمين کا وارث بنين گے جو افراد جن پر خدا نے لعنت کی هے ان کے درميان اختلاف پيدا هو گا –اور صالح افراد وه هونگے جو زمیں کے وارث بن چکے هونگے اور تاريخ کے إختتام تک زمين پر زندگی بسر کريں گيے (6)

اسی طرح انجيل يوحنا میں حضرت عيسی مسيح کا قول نقل هوا هے ’’اور عنقريب جنگون اور اسکی افواهون کو سنيں تو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کبھی ایسا نہ ہو کہ اسکی وجہ سے بے صبری کا اظہار کریں،اس لیے کہ اسکے علاوہ کو اور چارہ نہیں ہے، لیکن وہ دن وقت تاریخ کا اِختتامی زمانہ نہیں " –(7)

۷: عقل اور اِنتظار کی ضرورت :

جب ہم موجودہ عالمی حالات کا جائزہ لیتے ہیں اور بھڑتی ہوئی فتنہ وفساد وھرج ومرج وظلم وجور قتل وغارت لوٹ مار وخونریزي نا اِنصافی تجاوز قومی اور ملکي سطح پر باھمي کشمکش وإجتماعي سطح پر اخلاقی وجنسی اور اجتماعي فسادات کا مشاہدہ کرتے ہیں تو یہ سوال خود بخود ذہن میں آجاتا ہے کہ کیا دنیا اپنی موجودہ حالت پر باقی رہے گیی ؟کیا ظلم وستم سلطہ طلبی ----میں کما کان اضافہ ہوتا رہے گا ؟یا یہ کہ بشر اس دن کو بھی دیکھے گا جس دن ان تمام فسادات کو جڑ سے اُکاڑ کر ستمگرون ظالمون اور جلاّدون کاخاتمہ کر چکا ہو گا –اور ایک ہمہ گیر تحریک کے زریعے ہر طرح عدل وانصاف برادری محبت و الفت کی سنہری خوشبو پھیل چکی ہو گی ؟

یہاں پر آکر عقل حکم کرتی ہے بشر سر انجام قانون عدالت اور فطرت کے کہ جسکی بنیاد پر ساری کائینات کی پیدائش ہوئی ہے سر تسلیم خم ہونے پر مجبور ہے ، چونکہ پروردگار عالم نے اس جہان کو اس قدر منظم اور قانون مند خلق کیا ہے کہ ایک منظم قانون پوری کائینات کے چھوٹے سے چھوٹے ذرات سےلے کر بڑے سے بڑ ے کھکشانون اور شمسی نظاموں پر حاکم ہے اور تمام اجزائے ہستی ایک ہی دقیق معین اور یک سان نطام کے تابع ہیں اور اسی نظام کے ما تحت حرکت کرتے ہیں کہ انسان بھی اُسی کائینات کا ایک حصہ اور اسی کل کا ایک کجزء ہے ہو نہیں سکتا کہ جزء کل کے خلاف سمت نا منطم انداز میں حرکت کرتا رہے چونکہ بہ تمام اجتماعی سماجی اور فردی فسادات ہر ایک اپنی جگہ نظام پیدائش کے متضاد حرکت ہے ،

پس نظام پیدائش کا تقاضی یہ ہے کہ انسان نظام فطرت کہ طرف پلٹ آینں اور اپنی حرکت کا روخ بدل دین ورنہ زوال اور فنا حتمي ہوگا

تو دوسری طرف الھي حکمت کا تقاضی ہے کہ اس انسان کو زوال و فنا سے بچانے اورسعادت مند زندگی گزارنے کے لیے ایک الھی نمائندہ بیجھ دین کہ جس کا رابطہ عالم غیب سے ہو اور ہر لحاظ سے معصوم ہو تاکہ انسان اس آیڈیل ہستی کے پیروی اور اِقتداء میں دوبارہ اپنا درست رآستہ انتخاب کرسکھے اور اِجتماعی عدالت قائم کر سکھے اور ایک کامل اور دقیق نظام صرف اور صرف ایک کامل اور عالم ہستی کی محتاج ہے جو ان تمام قوانین کا علم رکھتی ہو خارق عات قدرت کا مالک ہو ہر لحاظ سے معصوم اور منزہ ہو ایک ایسی ہستی کے ہاتھون قابل تحقق ہے کہ جسکے پوری دنیا انتظار کر رہی ہے

اور ضروت عقلی کہ طرف اشارہ کرتے ہوے امیر المؤمنین ع فرماتے"بلی،لا تخلوا الآرض من قائم للّٰہ بحجّة إماّ ظاھراً مشھودا ، وإمّا خائفا مغموراً ،لئلاً تبطل حجج اللّٰہ وبیّناته "بے شک زمین اسیے شخص سے خالی نہیں ہوتا جو حجت خدا کے ساتھ قیام کرتا ہے چاھے وہ ظاھر اور مشھور ہو یا خائف اور پوشیدہ –تاکہ پروردگا کی دلیلیں اور اس کی نشانیاں مٹنے نہ پائیں -

پس عقل اور نظام پیدائش کا تقاضا ہے کہ انسان ایک روشن مستقبل کے بارے میں سوچیں اور اسے سنوارنے کیلیے سب مل کر اصلاح قدم اٹھایں اور اسی روشن مستقبل کے انتظار اور اسےسنوارنے کیلیے قدم اُٹھانے کا نام ہے انتظار –

۸:تقاضائے فطرت اور انتظار کی ضرورت :

مختلف دینی اور غیر دینی مکاتب فکر کی نگاہ میں انتظار ان فطری مسائل میں سے ہیں جسے اس انسان کے سرشت اور خلقت میں رکھّا گیا ہے ،اس بات پر بہترین دلیل خود ان مختلف مکاتب اور مذاہب کا مختلف عقیدۂ مختلف طرز فکر سے تعلق رکھنے اور مختلف آداب ورسوم کے پابند ہونے کے باوجود سب کا اس بات پر مقفق ہونا اور سب کا اس حقیقت کی طرف نشاندھی کرنا ہے کگر چی نفس پروری اور دنیا پرستی کی وجہ سے یہ حقیقت ہر فرد کیلیے واضح نہ ہو اور شخص اپنے اندر منجی بشریت کے ظھور کا اِحساس نہ کرۓ لیکن جب مصائب تنگدستی ضعف و---میں مبتلا ہو نے پر فطرت بیدار اور صداے فطرت نا خواستہ طور پر نکل آتی ہے اور ظھور منجی کا اِشتیاق دل میں شعلہ ور ہو جاتا ہے –

۹:جہان سازی اور اِنتظار کہ ضرورت :

اگر چہ نظریۃ مہدویت اور انتظار ایک آفاقی نظریۃ ہے تمام آسمانی ادیان اور غیر آسمانی مکاتب فکر اس عقیدہ میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مشترک ھیں لیکن اس شخصیت کے متعلق إختلاف پایا جاتا ھے کہ وہ شخص کون ھو گا کہ جسکے ھاتھون آفاقی انقلاب اور تبدیلی وجود میں آئےگا –
یھودی قوم کا نظریۃ ھے کہ وہ شخص جناب إسحاق کے نسل سے ھوگا ابھی دنیا میں نہیں آیا بعد میں آے گا –
چنانچہ تورات کا یھودی مفسر "حنان إیل "سفر تکوین نمبر ۱۷ إصحاح نمبر ۲۰ کے ذیل کیں لکھتا ھے –اس آیت کے پشنگویی سے ۲۳۳۷ سال گزر گیا یھان تک عرب إسماعیل کے نسئل سے ایک عظیم امت کہ شکل میں پورے عالم پر غالب آیا ھے کہ جسکے جناب إسماعیل مدّتون سے منتظر تھے لیکن زریہ اسحاق میں ھماری گناھون کہ وجہ سے خدائي وعدہ اب تک تحقق نہیں پایا ھے پھر بھی ھمیں اس حتمی وعد کے تحقق پانے میں نا اُمید نہیں ھونا چاھیے -
مسیحیون کا عقییدہ ھئے کہ جس شخص کے سب منتظر ھیں وہ جناب مسیح ھیں یھودیون نے قتل کرنے کے بعد اللہ تعالی نے انھیں دوبارہ زندگی دی اور آسمان پر لے گیا تاکہ آخری زمانہ میں انھیں دوبارہ زمین پر بیجھ دیا جاے اور انکے ذریعے ھی وعد الھی تحقق پائے –
لیکن ھے مسلمانون کا مشترکہ عقبدہ ھے انکی ذات آقدس جناب اسماعیل کے نسئل فرزند خاتم المرسلین ذریہ سیّدہ کو ننین اولاد امام حسیں ھیں،بلکہ بعض اھل سنت علماء کے نزدیک بھی آپ امام حسن العسکري ع کے بلا فصل فرزند ارجمند ھیں ، چنانچہ ابی داود نسائي وابن حنبل وطبرانی وحاکم اور دیگر شیعہ سنی اکثر علماء نے پیغامبر اکرم سے نقل کیا ھے آنحضرت فرماتے ھیں "اگر دنیا کی عمر میں سے صرف ایک دن باقی ھو تو اللہ تعالی اس دنیا میں ایک شخص کو منتخب کرئےگا جسکا نام میرے نام پر ھوگا،اس کا اخلاق میرے اخلاق جیسا ھے گا اور اس کی کنیت ابو عبداللہ ھے رکن ومقام کے درمیان اس کے ساتھ بیعت ھو گی اللہ تعالی اس کے ذریعہ دین کو اس کے آپنی اصلی حالت کی طرف پلٹا دے گا اور اس کے لیے کامیابیان حاصل ھون گی ،زمیں پر صرف خدا پرست اور لا اللہ الااللہ کھنے والے باقی رہ جائیں گے اس وقت سلمان نے آنحضرت سے عرض کیا :یا رسول اللہ آپ کے فرزندوں میں سے کوں سا فرزند ھو گا ؟ آنحضرت نے اس وقت اپنا دست مبارک امام حسین پر رکھ کر فرمایا :میرے اس بیٹے کی نسل سے ھو گا – اسی طرح امام علی رسول اللہ سے نقل کرتے ھیں کہ آنحضرت نے فرمایا :دنیا ختم نہیں ھوگی مگر یہ کی ھماری امت میں نسل حسین سے ایک شخص قیام کرے گا ----
اسی طرح سبط ابن جوزی فرماتے ھیں :محمد ابن حسن ابن علی ابن محمد ---آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابوالقاسم ھے---- آپ خلیفہ،حجت ،صاحب الزمان ،قائم اور منتظر ھیں –

۱۰: دشمن کے تسلط سے مانع اور انتظار کی ضرورت :
عقیدہ انتظار کی ضرورت اور اھمیت کے لیے اتنا ھی کافی ھے ،کہ اسلام کا قسم خوردہ دشمن اس نظریئے کو مسلمانوں پر اپنا سلطہ جمانے میں سب سے بڑا مانع اور رکاوٹ شمار کرتے ھیں ،میشل فوکر ،کلربریر ،عقیدہ انتظار کی فکر سے مبارزہ کرنے کی بحث میں ابتداً امام حسین اور پھر امام زمانہ کا ذکر کرتا ھے ، اور انھی دونوں نکات کو شیعوں کی پائیداری کا عنصر شمار کرتا ھے "نگاہ سرخ اورنگاہ سبز " تلابیب کی کانفرنس میں بھی "برنارڈیئس"مائیکل ام جی ،جنشر ،بروبزگ ،اورمارٹیم کو امر "جیسے افراد نے اس نکتہ پر بھت زیادہ تاکید کی ھے انھون نے اسلامی جمھوری ایران کے اسلامی انقلاب کے جائزہ میں شیعوں کی نگاہ سرخ یعنی عاشورا اور انکی نگاہ سبز یعنی انتظار تک بحث کرتے ھوئے اس مشھور جملہ کو نتیجہ کے طور پر یوں پیش کیا – یہ لوگ امام حسین کے نام سے قیام کرتے ھیں اور امام زمانہ کے نام سے اس قیام کی حفاظت کرتے ھیں -
اسی طرح جرمن محقق "ماربین "کھتا ھے –منجملہ اجتماعی اھم ترین مسائل میں سے جو شیعوں کی امیدواری اور کامیابی کا باعث بنا ھے وہ حضرت حجت کے وجود کا اعتقاد اور انکے ظھور کا انتظار ھے -
اسی طرح فرانس کے مشھور شرق شناس اور زبان دان "جمیز دار مستر "اپنی کتاب "مھدی صدر اسلام سے ۱۳ ھجری تک "میں لکھتا ھے وہ قوم جنکی پرورش ایسی فکر کے ساتھ ھوئی ھو ان سے قیام کا توقع رکھا جاسکتا ھے لیکن کبھی کوئی انھیں اپنا مطیع نیں بنا سکتا
بے شک دشمن نے عقیدہ انتظار کی اھمیت وہ بھی اس زمانے میں جب انکا امام غائب ھے اندازہ لگا لیا ھے ،اور اسی وجہ سے چند اقدامات سیاسی إجتماعی اور ثقافتی میدان میں اس نظریے کے متعلّق انجام دیا ھے
مثال کے طور پر امریکہ میں خالورد ھر سال ۷۸۰ فلیم بناتے ھیں ان میں ۲۵۰ فلمیں صرف اما م زمانہ کی شخصیت پر بناتے ھیں اور ان فلیموں کا اھم ترین مقصد لوگوں کو یہ باور کرانا اور یقین دلنا ھوتا ھے کہ جس شخص کے آنے کے تمام مکاتب فکر کے پیرواں منتظر ھیں وہ ایک غربی شخص ھیں ،اور وہ غربی ثقافت کی بنیاد پر قیام کرئےگا ،اور ان میں

بعض فلمین مثال کے طور پر "ھرئلیس "و۲ھزار ۱۲ اور "ھری پوٹر" کڑورون کی تعداد میں دنیا میں بھیگ چکے ھیں اور نا محسوس طور پر ھر گھر گھر میں گھس چکے ھیں -اب ھمیں بھی اس ثقافتی جنگ کے خلاف مقابلہ کرنے کی ضرورت ھے ،اور اسکے معکوس ھر ایک کو اپنے گھر ،فیملی، اجتماعی اور سماجی سطح پر حقیقی اما م منتظر کو - کہ جسکے آنے کا خالق کائنات نے وعدہ دیا ھے –پہچانوانے اور انے ظھور کے لیے زمینہ فراھم کرنے کی اشد ضرورت ھے -

------

(1) بحار انوار ج ۵۲ ص ۱۲۲ ج ۲ ص ۳
(2) سیاست اسلام ،ماربین ،صل ھفتم ،فلسفہ مذھب شیعہ ،ص ۴۹ – ۵۰ -
(3) (الصھونیۃفی امریکا) صھونیزیم امریکا میں :حسن حداد ،مجلہ شؤون فلسطینیّہ ش ۹۲-۔۹۳ ،۱۹۹۰ ء -
(4) قاموس مقدس : مسٹر ھاکس ، ص۸۰۶
(5) قاموس مقدس :ص ۲۱۹ :وہ آجاے گا ،والی کتا سے نقل کیا ھے ،ص ۳۳
(6) کتاب مقدس: سفر مزامیر داود، نمبر ۳۷
(7) کتاب مقدس :یوحنا إصحاح ۲۴ نمیر ۶
(8) نہج بلاغۃ کلمات قصار: نمبر 139 .
(9) The stone edtion the chvmash by, r. hosson scherman r.meiv .ziotowird,third edtion first impressin :1994 p.76.
(10) عقدالدرر: ص ۵۶ باب دوم -
(11) عقد الدرر: باب نھم ص ۲۸۲ والفتن ص ۲۲۹-
(12) سیاست اسلام ماربین ،فصل ھفتم ، فلسفہ مذھب شیعہ،ص ۴۹ ۵۰ –نقل از کتاب امامت اور غیبت اور ھماری ذمداریان ص ۳۴۹ ،اردو ترجمہ -
(13) مھدی صدر اسلام سے ۱۳ ھجری تک :ترجمہ فارسی مینمترجم محسن جھان سوز،ص ۳۸ - -۳۹

إنتظار کیا اور منتظر کون ؟

دوسری فصل :إسلام اور عقیدہ إنتظار :

إسلام میں إنتظار سے مراد مصلح اعظم منجی عالم قائم آل محمد موعود موجود فرزند زھرا حجت خدا وليّ عصر کے آخری زمانہ میں آفاقي إمامت اور ولایت کے ساتھ ظھور کرنے اور دنیا کوظلم وجور سے خاتمہ کرکے عدل و انصاف سے پُر کرنے پر عقیدہ اور ایمان ھے انتظار یعنی تیاری اور آمادگی ھے ،تیاری پاک ھونے ،پاک زندگی گزارنے، بدیون زیشتیون سے دور رھنے، اور تزکیہ نفس کا ،تیّاری خودسازی دیگر سازی سماج سازی اور معاشرہ سازی کی ،آمادگی تمام فردی اجتماغی جسمی اور معنوی طاقتون اور قوتون کو کے یکجا اور اکھٹا کر کے اس عظیم آفاقی اور آسمانی انقلاب میں برپور حصہ لینے کی –
ھم یہاں مختصر طور پر عقیدہ انتظار اھمیت انتظار اور مفھوم انتظار کو کتاب وسنت کی روشنی میں مزید واضحت دینے کی کوشش کرینگئے –

ا: قرآن اور عقیدہ إنتظار:
تمام مسلمانوں کا اور خصوصیت کے ساتھ مذھب حقّہ کا مستحم وراسخ عقیدہ ھے کہ حق حق ھمشہ ثابت اور دائمی ھوتا ھے تاھے اسکے مقابلے میں باطل عرضی اور وقتي ھوتا ھے ،اور ھر شئی عارضی زود یا دیر زائل ھو جانے والا ھے اور باطل کے جگہ حق لے گا
ھر جگہ حق کا چرچا اور حکومت ھو گی ،قرآن کریم نے بھی متعدد آیات کے زریعے مختلف مقامات پر اس حقیقت کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طرف إشارہ کرتے ہوئے آخری زمانہ میں (وجاء الحق وزھق الباطل إنّالباطل کان زھوقا)کا اعلان کیا ھے اور انتظار فرج کو نقالب تغیر مسائل میں سے گنا ھے اور دین مبین اسلام کے دوسرے تمام آسمانی وغیرآسمانی مکاتب فکر پر غالب آنے کل حتمی وعدہ دیا ھے –

چناچه پروردگار عالم اپنی لا ریب کتاب میں ارشاد فرماتا ھے -هُوَ الَّذِی أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَی وَ دِینِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلیَ الدِّینِ کُلِّهِ وَ لَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُونَ (1) وہ خدا وہ ھے جس نے اپنے رسول کو ھدایت اور دین حق کے ساتھ بیھجا تاکه اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاھے مشرکین کو کتنا ھی نا گوار کیوں نه ھو -

اسی طرح اسی سورہ مبارکه کے ۳۲ ایت میگ ارشاد ھوتا ھے - یُرِیدُونَ أَن یُطْفِؤاْ نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَ یَأْبیَ اللَّهُ إِلَّا أَن یُتِمَّ نُورَهُ وَ لَوْ کَرِهَ الْکَفِرُون(2) یه لوگ چاھتے ھیں که نور حدا کو اپنے منھ سے پھونک مارکر بجھا دیں حالانکه خدا اس کے علاوہ کچھ ماننے کے لئے تیار نھیں ھے که وہ اپنے نور کو تمام کردے چاھے کافروں کو یه کتنا ھی بُرا کیوں نه لگے -

اسی طرح کسی تیسرے مقام پر اس عھد الھی کے حتمی ھونے کو ان الفاظ کے ساتھ بیان فرماتا ھے - وَ لَقَدْ کَتَبْنَا فیِ الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّکْرِ أَنَّ الْأَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصَّلِحُون(3) اور ھم نے ذکر کے بعد بھی زبور میں بھی لکھ دیا ھے که ھماری زمین کے وارث ھمارے نیک بندے ھی ھوں گے -

وَ نُرِیدُ أَن نَّمُنَّ عَلیَ الَّذِینَ اسْتُضْعِفُواْ فیِ الْأَرْضِ وَ نجَعَلَهُمْ أَئمَّةً وَ نجَعَلَهُمُ الْوَارِثِین(4) "اور ھم یه چاھتے ھیں که جن لوگون کو زمین پر کمزور بنا دیا گیا ھے ان پر احسان کریں اور انھین لوگوں کا پیشوا و اما م اور زمین کا وارث قرار دیدیں -

ان قرآنی آیات اور انھیں آیات کے علاوہ اور بھی دوسرے بھھت سی آیات سے یه قطعی طور پر واضح ھو جاتا ھے که ایک دن پوری دنیا کے حکومت اور قدرت اھل ایمان اورنیک بندون کے ھاتھ آئے گی اور ھر جگه اسلام کا چرچا ھوگا اور سارے دنیا والے ایک ھی پرچم یعنی پر چم توحید کے سائےمیں جمع ھوں گے –اور یه وہ دور ھوگا جس میں منجی عالم مھد موعود ظھور فرما یئں گے اور وہ آخری زمانه کا دور ھو گا –

ان قرآنی آیات سے مجموعی طور پر جو اھم مطالب اخذ ھوتے ھیں بطور خلاصه یوں بیان کیا جاسکتا ھے –

۱: موعود قرآنی کی امامت اور رھبری میں توحید اور عدل کے اصولوں پر بنیاد رکھی گی آفاقی حکومت اور نظام کے چلانے کے لیے اﷲکے نیک بندوں اور اھل إیمان کے ھاتھون دیا جائے گا –

۲:آیئں اسلام دوسرے تمام آدیان اور فکری مکاتب پر غالب آجائے گا اور دستور اسلام کو عملی جامه پھنا جائے گا –

۳: پوری دنیا میں عدالت ،امنیت ،صداقت ،محبت والفت پھیل جائے گی اور ھر طرح إطمینان وسکوں اورصفا کا سما ں ھو گا ،اور ھر طرح کی اختلافات جو طبقاتیت نژادیت ،لسانیتُ علاقیت اور وطنیت کی شکل میں اُمتون میں پھیلے ھو ے ھیں اور ھر قسم کی خود پرستی دنیا پرستی اور منیت جو ظلم وبربریت اور وحشیت کی شکل میں اُبھری ھوئی ھے ان سب کا خاتمه کر کے اس طرح عدل وانصاف سے بھر دئے گا جس طرح ظلم و جور سے بھر چکا ھو گا -

۴: ر ھر قسم کے شرک ، بت پرستی ، غلامی اور بردگی کا قلعه قمع ھو کے توحید اور یکتا پرستی کا عالم ھوگا (5)

ب: روایات اھل بیت اور عقیدہ إنتظار فرج :

اھل بیت اطھار سے امام زمانه عج کے متعلق سینکڑوں روایات اور احادیث ھم تک پھنچی ھیں ان میں خصوصی طور پر انتظار کی اھمیت ،ضرورت بیان ھوئی ھے –

ان روایات سے جو اھم مطالب اخذ ھوتے ھیں ان میں سے چند کا بطور خلاصه تحریر میں لاتے ھیں –

۱: إنتظار افضل ترین عبادت ھے :

اھل بیت اطھار نے واضح طور پر نظریۂانتظار کے بنیادی رکن کی طرف اشارہ کرتے ھوئے فرمایا ھے که انتظار صرف نفسانی حالت کا نام نھیں بلکه عمل ھے اور وہ بھی بھتریں عمل ھے جیسا که فریقین کے جانب منقول ھے رسول خدا نے فرمایا – افضل اعمال امتی انتظار الفرج من اﷲ(6) -میری امت کے اﷲ تعالی کی جانب سے ظھور وآسائش کا انتظار کرنا بزرک ترین عمل ھے – یاکسی اور مقام پر آپ یوں فرماتے ھیں -انتظار الفرج عبادة افضل اعمال اُمّتی انتظار فرج اﷲ عزّوجل (7) فرج اور آسائش کا انتظار کرنا عبادت ھیں میری امت کے اعمال میں سب کے بھتر عمل اﷲ کی طرف مے فرج وکشائش کا انتظار ھے –اور مضمون میں ائمه معصومین سے بھی بے شمار روایتیں نقل ھوئی ھے جیسا که امیر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

المؤمنيں علی فرماتے ھیں –انتظروا الفرج ولا تیأسو من روح اللہ ،فإنّ أحب الأعما الي اللہ عزّوجل انتظار الفرج الآخذ بأمرنا معنا غداً في حظير القدس ،والمنتظر لأمرنا کالمتشحط بدمه في سبيل اللہ(8) آسائش اور رھائي کا انتظار کرو خدا کی رحمتون سے کبھی مایوس نہ ھوجاؤ اسلئے کہ پروردگا کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل انتظار فرج ھے اور ھماری ولایت کے مضبوطی سے تھامنے والا کل جنت میں ھمارے ساتھ ھوگا اور ھماری ولایت وامامت کے انتظار کرنے والا اس شخص کے مانند ھے جو االلہ کے راہ میں اپنے خون سے غلطان ھوا ھو -

۲: انتظار واجب اورظھور خدا کا حتمی وعدہ :

کلمات معصومین سے اتنا ضرور معلوم ھوتا ھے کہ حجت خدا کا ظھور حتمی ھو جبکہ اسکا انتظار فرض اور واجب یعنی ضروری ھے –

جیسا کہ معصومیں کا جملہ ھے :أنّ قائم منّا ھو المھدی الذّی یجب ان ینتظر فی غیبته ،ویطاع فی ظھورہ (9) ھم میں سے جو قائم ھونگے وہ مھدی ھیں زمانہ غیبت میں انکا إنتظار اور ظھور کے بعد انکی اطاعت سب پر واجب ھے-

اسی طرح ابی داود اور ترمذی دونون نے اپنے سند کے ساتھ پیغامبر اعظم سے نقل کیا ھے ،کہ آنحضرت نے فرمایا – ولو لم یبق من الدھر إلاّ یوم واحد لبعث االلہ رجلاً من أھل بيتي يملؤ ھا عدلاً کما ملئت جوراً وظلماً (10)

"اگر دنیا کے عمر میں ایک دن سے زیادہ باقی نہ رھے تو پھر بھی پروردگار عالم میرے اھل بیت میں یےایک شخص کو بیجھا جائے گا اورزمیں کو ظلم وجور سے بھر جانے کے بعد عدلو انصاف سے بھر دے گا "–

کسی اور روایت میں جناب طبرانی اور احمد حنبل وغیرہ نے رسول خدا سے نقل کی ھے آنحضرت فرماتے ھیں – ولو لم يبق من الدنيا الاّ يوم لطوّل اللہ ذلك اليوم حتي يبعث رجلاً منّي –أو من أھل بيتي – يواطيئ إسمه اسمي يملأ الأرض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظاماً وجوراً ...... (11)

اگر عمر دنیا یے ایک دن سے زیادہ باقی نہ رھی تو پروردکار عالم اس دن کو اس طرح طول دے گا کہ مجھ سے یا میرے اھل بیت سے ایک شخص جو میرا ھم نام ھو گا ظھور کرۓ گا اور زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دۓ گا جس طرح ظلم و جور سے بھر چکا ھو گا ----

پس ان روایات کے علاوہ سینکڑون روایات جسے فریقین نے تاریخی تفسیری اور حدیثی کتب میں نقل کی ھے جو دلالت کرتی ھے کہ جس ھستی کے تما عالم منتظر ھیں وہ فرزند رسول اور ھم نام رسول مھدی منتظرھوں گے کہ جنکےانتظار ضروری اور واجب ھے جبکہ انکے ظھور کا االلہ تعالی حتمی وعدہ دیاھے –

۳: انتظاریعنی امام غائب پر عقیدہ :

ایک طرف تمام مسلمانوں کا عقیدہ ھے کہ مھدی موعود روۓزمین پر خدا کا نمائیدہ اور بندون پر حجت ھو ں گۓ تو دوسری طرف زمین کبھی حجت خدا سے خالی نھیں ھوتی تاھم حجت خدا کی معرفت اور اور شناخت واجب اور ضروری ھے –

چنانچہ رسالت کآب فرماتے ھیں – من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتة جاھلية(12) جو شخص اس حالت میں مرے جبکہ وہ اپنے امام زمان کونھیں پھچانتا ھو تو وہ جاھلیت کی موت مراھے -کسي دوسرےحديث میں آپ فرماتے ھیں: قَالَ قلتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ قَالَ لَوْ بَقِيَتِ الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ لَسَاخَتْ (13)"اگر ایک لحظہ بھی حجت خدا سے خالی ھو جاۓ تو زمین ھر چند کو نگل لے گئی –اسی طرح کسی اور مقام پر آپ اما م غائب پر عقیدہ رکھنے اور انکے ظھور کا انتظار کرنے والون کی توصیف میں فرماتے ھیں:

طوبی للصابرین فی غیبته ! طوبی للمقیمین علی محبته ! أولئک الذّین وصفھم اللہ فی کتابه وقال:"ھدی للمتقین الذّین یومنون بالغیب "(14) -" ان صبر کرنے والوں کے لیے خوش بختی ھے جو انکے غیبت کے دوران صبر کرۓ ! اورخوشابحال ھے وہ لوگ جو انکی محبت پر پابر جا رھے ! یہ وھی لوگ ھیں جن کے متعلق پروردگار عالم نے اپنی کتاب میں کھا ھے "ھدایت ھے ان صاحبان تقوی اور پرھیزگار لوگوں کے لئے جو غیب پر ایمان رکھتے ھیں"-اور انکے امامت پر ایمان نہ رکھنے والے اور انکے خروج کے انکار کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ھیں "من انکر خروج المھدی فقد کفر بما أنزل علی محمّد(15) حضرت مھدی عجل کے ظھور کا انکار کُل اسلام کے انکار کرنے کا برابر ھے –

پس ھر فرد مسلمان کی ذمداری ھے کہ وہ امام زمانہ کے غیبت پر ایمان لائے انکی معرفت خدا ورسول کی معرفت انکی غیبت پر ایمان عالم غیب پرایمان اور انکے وجود مقدس پر ایمان خدا ورسول پر ایمان اور انکےاور انکے خروج کا انکار

اسلام کے انکار کے برابر ھے –

۴: اِنتظار یعنی اھل بیت اطہار کے تقرب کیلئے جدوجھد :
انتظار کا تقاضا ھے کہ ھمیشہ امام زمانہ کی محبت اور تقرب کو ھاتھ میں لانے اور انکے مورد غضب اور نارضگی واقع ھونے کی فکر میں رھیں لھذا ایسا کام انجام نہ دیں جو ان سے دوری اور انکے خاص عنایتوں محروم ھونے کا سبب بنے بلکہ ھمیشہ اسیے عمل انجام دینے کی کوشش میں ھونا چاھیے جو زیادہ سے زیادہ آنحضرت سے نزدیک ھونے اور انکے رضایت کو جلب کرنے میں زیاوہ مؤثر واقع ھوتا ھو –چناچہ خود امام زمان جناب شیخ مفید کو ارسار کئے گے ایک خط میں فرماتے ھیں "فلیعمل کلّ إمرء منکم بما یقرب بہ من محبّتنا ویتجنب ما یدنیہ من کراھتنا وسخطنا "(16) تم میں سے ھر شخص کو ایسا کام کرنا چاھیے جو ھماری محبت اور دوستی سے نزدیک کرنے کا سبب بنے اور جو چیزین ھمیں نا پسند ھیں اور ھماری کراھت وناراضگی سے نزدیک کرنے کا باعث بنتی ھیں ان سے پرھیز کرنا چاھیے -

انتظار کا صحیح مفھوم –
لغت کے لحاظ سے انتظار ایک نفسیاتی حالت جو آئندہ اور مستقبل کے لیئے امیدوار ھونا ھے لیکن اسلامی تعلیمات میں اِنتظار نہ صرف ایک نفسیاتی حالت کا نام نھیں بلکہ عقیدہ ھے عقیدہ حق وعدالت کے طاقتوں کا ظلم وباطل کے طاقتوں پر مکمل طور پر غالب آنے ،تمام انسانی اقدار کا روئے زمین پر برقرار ھونے اور مدینہ فاضلہ یعنی ایک آئیڈیل آفاقی معاشرے کے وجود میں بلاآخر عدل الھی اور دین الھی کا اس روئے زمین پر آخری حجت خدا کے ھاتھوں جلوہ گرھونے کا –
انتظار نظریہ ھے نظریہ آخری زمانہ میں منجی موعود کا ظھور کرنے اور عالم بشریت کو موجودہ حالات سے نجات دینے اور مستضعفیں کے ھاتھوں ایک آفاقی اور الھی نظام کا قائم کرنے کا ھے –
انتظار عمل اور حرکت ھے ایسا عمل جو جس میں نفس کہ تزکیہ ھو، فردی اور اجتماعی اصلاح ھو یعنی خود سازی کے ساتھ دیگر سازی اور سماج سازی بھی ھو ،اور ایسی حرکت جو منظم اور انسانی زندگی کے تمام پھلو اور زاویوں سے ھو، اور اس آفاقی نظام کے لیئے زمینہ فراھم کرئے اور اس دور کے ساتھ ھم آھنگ اور وھم سوھوں ،یہ ھے حقیت انتظار اسلامی نقط نگاہ میں انشاء اللہ بعد میں تفصیلی وضاحت دیں گے –

انتظار کا غلط مفھوم اور اسکا منفی نتائیج –
ممکن ھے بسا اوقات نظریہ انتظار کو اپنے درست اور اصلی مفھھوم میں نہ سمجھنےبلکہ کج فھمی اور غلط مراد لینے کی وجہ سے یھی انتظار سازندگی وتعمیری روخ کو بدل کر تخریبی ویرانگی کا روخ اختیار کر لے اور ایک متحرک انقلابی اور پاک سرش شخص یا معاشرے کو رکود وجمود ،مفلوج اور خباثت کی طرف دعوت دے -
اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو سینکڑون ھزاروں کی تعداد میں افراد مختلف گروپوں تنظیموں کی شکل میں نظر ائیئن گے جنھون نے عقیدہ انتظار کو الٹ سمجھنے اور اسے غلط مفھوم مراد لینے کی وجہ سے نہ صرف انتظار کو اپنے ترقی وسازندگی کا ذریعہ بنایا بلکہ الٹا یھی انتظار انکےمفلوج ھونے جمود کے شکار ھونے اور اپنے علاوہ سکاج کو بھی فساد اور گناھوں کی طرف دعوت دینے کا سبب بنا مثال کے طور پر (انجمن حجتیہ)نامی تنظیم جنھوں نے انقلاب اسلامی ایران سے پھلے انقلاب کے دوران او انقلاب کے بعد بھی ایران میں ملکی سطح پر لوگوں کو فساد اور گناھوں کی طرف دعوت دیتے تھے اور انکا یہ شعار تھا کہ ھم معاشرے میں جتنا بھی ھو سکھے گناھوں کو اور ظلم وبربریت کو عام کر دے اتنا ھی امام زمانہ کی ظھور میں تعجیل کا زمینہ فراھم ھو گا اور امام جلدی ظھور کرینگے –
ھم یھاں پر ان گروپوں میں سے ایک دو کی طرف اشارہ کرتے ھیں تاکہ مؤمنین کے لیےاس قسم کے منحرف شدہ گروھوں کو پھچانے اور ان سے دوری اختار کرنے میں مدد ثابت ھو جاے

پھلاگروہ –
لوگوں کے ایک گروہ کا یہ نظریہ ھے کہ عصر غیبت کیں ھماری ذمداری صرف اور صرف حضرت حجت کے تعجیل فرج کے لیے دعا کرنا ھے اور کسی قسم کی اصلا حی واجتماعی حرکت کو انتظار اور خدائی مصلحت کے خلاف سمجھتے ھیں انکا خیال ھے کہ دنیا میں جو کچھ ھو رھا ھے ھونے دو ھم کوئی ربط نھیں امام زمانہ خود تشریف فرما کر ان سب کو ٹھک کرے گریں گے،اسے پھلے جو بھی علم اٹھے گا باطل کا علم ھو گا اور لا محالہ دین و شریعت کے خلا ف ھو گا لھذا اسے اصلاحی اور اجتما عی حرکت کے خلاف اُٹھ کھڑے ھوتے ھیں –

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اما م خمینی قدس االله (عصر حاضر کے عظیم هستی)ا نکے رد میں فرماتے هیں –
(کچھ لوگ انتظار فرج کو صرف مسجدوں حسینیوں اور گھروں میں بیٹھ کر امام زمانه کے ظهور کے لیے خدا کی درگاہ میں دعا کرنے میں دیکھتا هے اور تکلیف اور ذمداری سمجھتے هیں هم سے کوئی ربط نهیں دنیا میں ملتوں پر کیا گزرے ،خود امام ظهور کریں گے تو سب کچھ ٹھیک کریں گے)یه ان لوگوں گا منطق هے جو حقیقت میں اپنے وظیفے پر عمل کرنے سے گریز کرنا هے ،اسلام انکو قبول نهیں کرتا بلکه هماری ذمداری هے که انکیامد کے لیے زمینه فراهم یں مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں انشاء االله ظهور کریں گئے (17) اگر هماری بس میں هوتی تو پوری دنیا سے ظلم وجور کو مٹا دیتے هماری شرعی ذمداری تهی لیکن یه هماری بس سے باهر هے ،اور حقیقت یه هے که حضرت حجت دنیا کو عدل وانصاف سے بهر دیں گے یه نهیں که تم لوگ اپنے شرعی تکلیف سے هاتھ اُٹھاے بیٹھے اور اپنی ذمداری کو انجام نه دے(18) بلکه دوران غیبت میں چونکه احکام حکومتی اسلام جاری وساری هیں کسی قسم کی هرج و مرج قابل قبول نهیں هے ،پس حکومت اسلامی کا تشکیل دینا هماری ذمداری هے جسکا عقل حکم کرتی هے ،تاکه کل اگر هم پر حمله کرے یا ناموس مسلمین پر هجوم لانے صورت میں دفاع کر سکھے اور انهوں روک سکھے –هم ان سے یه سوال کر تے هیں ،که کیا پیغمبر اکرم نے جن قوانین کی تبلیغ وتبین اور نشروتنفیذ کے لیے ۲۳ سال ظاقت فرسا زحمتیں برداشت کی وہ قوانین محدود مدت کے تهیں ؟ یا خدا نے ان قونیں کے اجرا کرنے کو ۲۰۰ سال تک کے لیے محدود کیا ؟کیا غیبت صغری کے بعد اسلام نے سب کچھ چھوڑ دیا ؟(بے شک) اس طرح کے عقیده اور اسکا اظهار کرنا اسلام کے منسوخ هو جانے پر عقیده رکھنے اور اسے اظهار کرنے سے زناده بدتر هے ، کوئی شخص نه نهیں کهه سکھتا کهاب اسلامی مملکتوں کا انکے حدود و باڈروں کا دفاع کرنا واجب نهیں هے یا مالیات ،جزیه ،خمس وزکواۃ اور خراج نهیں لینا چاهیے ،یا اسلام کے کیفری احکام دیات قصاص سب تعطیل هے (19)

دوسرا اور بدتریں گروہ-
اس گروہ کا کهنا هے که نه صرف سماج سے ظلم وستم کو ختم کرنا اور گناهوں سے پاک کرنا هماری ذمداری نهیں بلکه همیں چاهیے که لوگوں کو گناهوں که طرف دعوت دیں اور جتنا بهی هو سکھے ظلم وبربریت کے دائرے کو بڑھنے کی کوشش کریں تاکه امام زمانه کی ظهور کے لیے زمینه فراهم هو جائے ،اس گروہ میں بعض خود غرض افراد بهی هوتے هیں جو سوچھے سمجھے فساد کی طرف دعوت دیتے هیں اور بعض ایسے ساده لوح افراد بهی هوتے هیں جو دوسروں کے غلط افکار کے زد میں ا کر منحرف هوتے هیں –
انکے رد میں رهبر کبیر امام خمینی فرماتے هیں :یه جو کهتے هیں ضروریات اسلام کے خلاف هے ،یه که هم خود بهی گناہ انجام دیں اور معاشرے میں بهی گناهوں پهلاے تاکه حضرت حجت جلدی ظهور کریں ،....حضرت حجت ظهور کریں گے تو کس لیے ظهور کریں گے ؟اسیلیے ظهور کریں گئے که دنیا میں عدالت کو گسترش دیں ،حکومت کو تقویت دینے کے لیے ، فساد کو زمین سے ریشه کن کرنے کے لیے ظهور کریں گے ،لیکن هم قرانی ایات کے خلاف امر بالمعروف اور منکر سے نهی کرنے سے هاتھ اُٹھا لیں اور گناهوں کو پهیلانے کی فکر میں رهیں تاکه حضرت جلدی ظهور کریں ،کیا انحضرت جب ظهور کریں گے تو یهی کام انجام دیں گئے ؟
ابهی دنیا ظلم وجور سے بهرا هوا هے ...اگر ظلم وجور کے روک سکهتے هیں تو هماری ذمداری اور تکلیف هے ضرورت اسلام اور قران نے هماری ذمداری ڈال دی هے که باید قیام کرے اور هر کام کو انجام دے - (20)
یقیناً اس قسم کا انتظار جس میں ایک قسم حدود قوانین اور اسلامی مقررات کا تعطیل هونا لازم آتا هو اور منتظرین کو گناهوں کی طرف دعوت دے تخریب اور جود کا شکار هو جاے یقیناً اسیے انتظار خود امام زمانه کے ارشاد کے مطابق ظهور کی راہ میں سب سے بڑا مانع اور سد راہ هے چنانچه اپ فرماتے هیں : و لو أن أشياعنا وفقهم الله لطاعته على اجتماع من القلوب في الوفاء بالعهد عليهم لما تأخر عنهم اليمن بلقائنا و لتعجلت لهم السعادة بمشاهدتنا على حق المعرفة و صدقها منهم بنا فما يحبسنا عنهم إلا ما يتصل بنا مما نكرهه و لا نؤثره منهم و الله المستعان و هو حسبنا و نعم الوكيل و صلاته على سيدنا البشير النذير محمد و آله الطاهرين و سلم (21) "اگر همارے شیعه – االله تعالی انهیں اپنی اطاعت کی توفیق عنایت فرمائے ،ایک دل اور متحد هو کر همارے ساتھ باندھے گئے عهد وپیمان کو وفا کرتے تو همارا إحسان اور هماری ملاقات کا شرف وفیض ان سے هرگز مؤخر نه هوتا : اور بهت جلد کامل معرفت اور سچی پهچان کے ساتھ همارے دیدار کی سعادت انکو نصیب هوگی ،اور همیں شیعون سے صرف اور صرف انکے ایک گروہ کے کردار نے پوشیده کر رکھّا هے – جو کردار همیں پسند نهیں اور هم ان سے اس کردار کی توقع نهیں رکھتے تھے ،پروردگار عالم همارا بهترین مددگار هے اور وهی همارے لیئے کافی هے –

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پس حصرت حجت عليه السلام کے اس کلام سے يه بات ےاضح هو جاتی هے که اهل بيت اطهار کے چاهنے والوں سے جس چيز کے وفا کا عهد وپيمان ليا هے ،وه انکی ولايت واطاعت هے –
اور جو چيز امام زمانه کی زيارت سے محروم هونے اور انکے ظهور ميں تاخير کا سبب بنی هے وه انکے مانے والوں کے آنجناب کی اطاعت اور حمايت کے ليے آماده نه هونا هے ،اور يهی اطاعت اور حمايت ظهور کے شرائط ميں سے ايک اهم شرط بهی هے –
-----

(1) توبه: ۳۳ -
(2) توبه: ۳۲ -
(3) انبياء: ۱۰۵ -
(4) قصص:۵ -
(5) ظهور حضرت مهدی : اسد اللّٰهاشمی شهيدی ،ص ۱۹۸ -
(6) کمال الدين: ج ۲ باب نمبر ۵۵ ح ۱ -
(7) کنزل العمال : ج ۳ ص ۲۷۳ ح ۶۵۰۹ -
(8) بحار انوار : ج ۵۲ ص ۱۲۳ ح ۷ -
(9) منتخب الاثر –ص ۲۲۳ -
(10) سنن ابی داود ج ۲ ص ۴۲۲ -
(11) تاج الجامع للأصول :ج۵ ص ۳۴۳ و بحار انوار ج ۵۱ ص ۷۴ ح ۲۷ اور مسند احمد:ج۳ ص ۳۷ -
(12) شرح مقاصد :ج ۳ ص ۳۷۵ المغنی :ج ۱ ص۱۱۶ صحيح مسلم :ج۶ ص۲۱ معجم الکبير :ج۱۰ ص ۳۵ -
(13) کلينی:اصول الکافي ج : 1 ص : ۱۷۹ -
(14) مجلسی : بحار الانوار،ج۵۲ ،ص ۱۴۳ -
(15) ينابيع المودة:ج ۳ ص ۱۸۰
(16) احتجاج :ج ۲ ص ۳۲۳ -
(17) مجله مهدی موعود : شماره نمبر ۱،ص ۱۶ -
(18) مجله مهدی موعود : شماره نمبر ۱،ص۱۴ -
(19) مجله مهدی موعود : شماره نمبر ۱،ص۱۵ -
(20) مجله مهدی موعود : شماره نمبر ۱،ص۱۵ -
(21) الاحتجاج ج : 2 ص : 499

إنتظار کيا اور منتظر کون ؟

تيسری فصل : إنتظار اور همارى زمدارياں –

جن قرآنی آيات اور روايات ميں مسئله انتظار کے متعلق گفتگو هوئی هے ان سے بخوبی يه واضح هوتا هے –که عضر غيبت ميں منتظر ين کے گردن پر بهت هی سنگين اور بڑی زمداری هے –اور جب تک ان زمداريوں اور وظائف پر عمل نه کريں حقيقی اور سچے منتظرين ميں شمار نهيں هوتا –
لهذا واقعی اور سچے منتظر بنے کے ليئے ان زمدايوں کو اچهی طرح جانا اور اس پر عمل پيرا هونا ضروری هے
هم يهاں چند اهم زمدّاريوں کو تفصيل کے ساتهـ زير تحرير لاتے هيں تاکه تشنئه معرفت حضرات کے ليےان وظائف اور زمداريوں کو جاننے ميں آسانی هو جائے –

۱: إمام منتظر کی معرفت اور شناخت :
ايک مؤمن منتظر کی سب اهم ذمداری اور پهلا وظيفه هر دور کے امام کی معرفت اور انے شناخت هے ،اور فريقين کے روايات کے مطابق پيغمبر اکرم نے امام زمانه کی معرفت کا حکم ديا هے اور فرمايا هے: من مات ولم يعرف امام زمانه مات

ميتة جاهلية(1) جو شخص اپنے امام زمانه كي معرفت كے بغير مر جائے وه جاهليت كي موت مرا هے ”
اسلامی تعلیمات کے روشنی میں- جسکا تذکرہ پہلے بھی ہو چکا ہے- تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جس ہستی کے آمد کے ہم سب منتظر ہیں وہ ایسی شخصیت ہیں جن کو پروردگار عالم نے اسی دن کے لیے ذخیرہ کیا ہے ، اس روئے زمین پر امام زمانہ اور حجت خدا ہونگے اور انکے بابرکت وجود کے زریعئے مقصد بعثت کامل اورخلقت کا نتیجہ حاصل ہو گا –لیکن خصوصیت کے ساتھ مکتب تشیّیع کے نزدیک وہ ذات ابھی بھی ہمارے درمیاں زندگی کر رہیے ہیں اگر چہ انکی شخصیت کی زیارت سے ہم سب محروم ہیں ، آپ پردہ غیب سے ہماری مسلسل سرپرستی کرر ہے ہیں ،انہیں کے وسیلہ سے اللہ تعالی لوگوں کو رزق فراہم کرتا ہے اور زمین وآسمان اپنی جگہ ثابت وبرقرار ہیں – آپ خدا اور مخلوق کے درمیا ں وسطه فیض ہیں تمام انبیاء واوصیاء کے علوم اور اوصاف حمیدہ کے وارث ہیں اورآپ ہی کی ذات کو اللہ تعالی کی إرادہ و إجازت سے نفوس پر تصرف کرنے کا حق حاصل ہے اور حق وحقیقت کی طرف ہدایت کرتی ہے –
اگر آج مسلم سوسائٹی معیشتی و اجتماعی اور ثقافتی لحاظ سے اضطراب وتنزّل اور حفقان کا شکار ہے ،تو یہ سب آنحضرت سے غفلت و بے توجہی اور انکی معرفت حاصل کرنے میں کوتاہی کے وجہ سے ہے ،اور فطری طور پر جب انسان کسی موضوع کو کما حقه نہ پہچانتا ہو تو اسکے بارے میں وہ اپنے وظیفه کو دلی لگاو سے انجام نہیں دے سکتا لهذا ایک حقیقی منتظر کی ظہور سے پہلے سب سے بڑی اور اہم ذمداری حضرت حجت اما م منتظر کی معرفت اور شناخت ہے اوریہی سعادت و نجات کا باعث اور اسے دوری دنیوی نقصان اور خسران ابدی کا باعث ہے لہذا صادق ال محمد فرماتے ہیں : يَقُولُ اعْرِفِ الْعَلَامَةَ فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُناسٍ بِإِمامِهِمْ فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظَرِ ع(2) تم اپنے امام کو پہچانیں جسکے تم منتظر ہے کیونکہ جب تم پہچانیں گے تو پھر وہ ظہور کرئے یا نہ کرئے تمہیں کچھ نقصان نہیں ہو گا –یعنی تم نے اپنے ذمداری انجام دیا اور حقیقی منتظرین میں سے ہو گۓ اب انکے ظہور سے پہلے اگر تم اس دنیا فوت کر جائے تو یہی معرفت تمہار ی نجات اور سعادت کا باعث بنے گی تو پھر تمہارے لیئے کیا نقصان کہ وہ ظہور کرئے یا نہ کرئے ، لیکن یہ اسکے لیئے نقصان ہے جو اپنے امام کی معرفت نہ رکھتا ہے -
اسی طرح فضیل بن یسار نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے: يَقُولُ مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ(3)” آپ فرما تے ہیں جو شخص اس حالت میں مرےجبکہ وہ اپنے امام کو نہیں پہچانتا ہو تو وہ جاهلیت کی موت مرا ہے ،اور وہ شخص جو اس دنیا سے چلے جائے جبکہ وہ اپنے امام زمانہ کی صحیح معرفت رکھتا ہو تو امام زمانہ کے ظہور میں تاخیر اسے نقصان نہیں دے گا ،اور جو شخص مر جائے جبکہ اپنے امام کی معرفت کے ساتھ مر ئے تو گویا و ہ اپنے امام کے همراہ جہاد میں انکے خیمے میں ہے -”
اسی طرح کسی اور حدیث میں جناب شیخ صدوق نقل فرماتے ہیں : ولا يكون الإيمان صحيحاً إلاّ من بعد علمه بحال من يؤمن به، كما قال الله تبارك وتعالي ”إلاّ من شهد بالحق وهم يعلمون(4) فلم يوجب لهم صحة ما يشهدون به إلاّ من بعدعلمهم ثم كذلك لن ينفع ايمان من آمن بالمهدي القآئم عليه السلام حتي يكون عارفاً بشأنه فی حال غيبته(5) ”کسي مؤمن کا ایمان اس وقت تک صحیح نہیں ہوتا جب تک جس چیز پر ایمان رکھتا ہے اس کے بارے میں پوری شناخت نہیں رکھتا ہوں ”جس طرح اللہ تعالی فرماتا ہے – إلاّ من شهد بالحق وهم يعلموں – مگر ان افراد کے جو علم و شناخت کے ساتھ حق کی گواہی دیں – پس حق پر گواہی دینے والوں کی گواہی قبول نہیں ہو گی مگر علم رکھتا ہو ”– اسی طرح مہدی قائم پر ایمان رکھنے والوں کے ایمان انہیں فائدہ نہیں دے گا (یعنی انکے ظہور اور قیام پر إجمالی ایمان اور انکے ظہور کے انتظار اسے فائدہ نہیں دے گا)مگر انکی غیبت کے دوران انکے متعلق اور انکے شان ومنزلت کےبارے میں صحیح معرفت رکھتا ہو –
اور اما م زمانہ کی معرفت کے لیے بعض چیزون کو جاننا ضروری ہے ان میں سے بعض اہم موارد یہاں ذکر کرتے ہیں کہ ان امور کو جاننے بغیر کس امام کی معرفت کامل اور مفید واقع نہیں ہو گی –

الف: آپ کائنات کے اولین مخلوق ہیں :
صحیح روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام زمانہ ورسول اکرم اور دیگر بارہ معصومین کے پاکیزہ انوار کو اللہ تعالی کائنات کے تمام مخلوقات سے پہلے خلق فرمایا ہے –چناچه نبی اکرم ای بارے میں فرماتے ہیں ”لما اسری بی الی السماء ....(6) جس رات مجھے آسمان کا سیر کرایا میری نظری پڑی عرش پر تو لکھا ہوا تھا ”لا إله الاّ الله محمد رسول الله أيده بعلی...” اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہے محمد اسکا رسول ہیں اور علی کے زریعے ہم نے انکی تائید کیا ،اور میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے عرش پر علی وفاطمه اور باقی گیاره معصومین کے مقدس انواردیکھا جنکے درمیان حضرت حجت کا نور کوکب درّی کے مانند درخشان اور چمک رہا تھا میں نے عرض کیا پروردگار یه کس کا نور هے ، اور وه کن کے انوار هیں ؟ آواز آئی یه تیرے فرزندان ائمه معصومین کے انوار هیں اور یه نور حجت خدا کا نور هے جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھر چکا هو گا ـاسی طرح امیر المومنین فرماتے هیں رسول خدا نے مجھ سے فرمایا : لما عرج بي إلى السماء....... فقلت يا رب و من أوصيائي فنوديت يا محمد أن أوصياءك المكتوبون على ساق العرش فنظرت و أنا بين يدي ربي إلى ساق العرش فرأيت اثني عشر نورا في كل نور سطر أخضر مكتوب عليه اسم كل وصي من أوصيائي أولهم علي بن أبي طالب و آخرهم مهدي أمتي ...(7) "جب مجھے آسمان کا سیر کرایا .....تو میں نے عرض کیا پروردگارا کون هے میرےاوصیا ، ندا آئی یا محمد تمهارے وصیون کے نام ساق عرش پر لکھا گیا هے میں نے عرش کی طرف نظر کیا تو گیاره نور اسیے دیکھا هر نورمیں ایک سبز رنگ هے جس پر میرے هر ایک وصی کے اسمائے گرامی لکھا گیا هے سب سے پهلے علی ابن ابی طالب کا اسم گرامی اور آخر میں میری امت کے مهدی کا نام تھا -

اسی طرح جناب شیخ صدوق امام صادق سے نقل کرتے هیں آپنے فرمایا:

الله تبارك و تعالى خلق أربعة عشر نورا قبل خلق الخلق بأربعة عشر ألف عام فهي أرواحنا فقيل له يا ابن رسول الله و من الأربعة عشر فقال محمد و علي و فاطمة و الحسن و الحسين و الأئمة من ولد الحسين آخرهم القائم الذي يقوم بعد غيبته فيقتل الدجال و يطهر الأرض من كل جور و ظلم....(8) "پروردگار عالم نے تمام مخلوقات کے آفرینش سے چھوده هزار سال پهلے چھوده نورخلق کئے تھے اور وه هماری پاکیزه ارواح تھیں .... ان میں سے آخری قائم علیه السلام هے جو غیبت کے بعد قیام کرے گا ، دجال کو قتل کرے گا ،اور زمین کو هر طرح کے ظلم وستم سے پاک کر دے گا -

پس ان احادیث اور انکے علاوه اور دسویں روایات سے یه معلوم هوتا هے قائم آل محمد جس کے هم اور آپ سب منتظر هیں جنکے نور کو پروردگار عالم نے کائنات تمام مخلوقات سے پهلے خلق کیا هے اور انهیں دوسرے مخلوقات پر شاهد اور گواه بنا کر پیش کیا هے یه انے مقام ومنزلت خدا کے نزدیک ـ

ب :آ پ خالق ومخلوق کے درمیان واسطه فیض هیں :

بعض روایات کے روشنی میں یه واضح هوتا هے که امام زمانه واسطه فیض وبرکت هیں ،

جناب شیخ مفیدابن عباس کے واسطے رسول خدا سے نقل کرتے هیں : قال رسول الله ص ذكر الله عز و جل عبادة و ذكري عبادة و ذكر علي عبادة و ذكر الأئمة من ولده عبادة و الذي بعثني بالنبوة و جعلني خير البرية إن وصيي لأفضل الأوصياء و إنه لحجة الله على عباده و خليفته على خلقه و من ولده الأئمة الهداة بعدي بهم يحبس الله العذاب عن أهل الأرض و بهم يمسك السماء أن تقع على الأرض إلا بإذنه و بهم يمسك الجبال أن تميد بهم و بهم يسقي خلقه الغيث و بهم يخرج النبات أولئك أولياء الله حقا و خلفائي صدقا عدتهم عدة الشهور و هي اثنا عشر شهرا.....(9) " آنحضرت نے فرمایا :االلهکا ذکر اور میرا ذکر عبادت هے ،اور علی کا ذکر وانکے فرزاندان ائمه کے ذکر بھی عبادت هے ، قسم اس ذات کے جسنے مجھے نبوّت کے ساتھ بیجھا هے-......... اور میرے بعد علی ابن ابی طالب کے فرزاندان ائمه هداء هونگے انهین کے واسطے االله تعالی اهل زمین سے عذاب کو ٹال دے گا اور انهیں کے برکت سے آسمان ٹوٹ کر زمین پر آنے سے بچا لے گا ،اور انهیں کے خاطر پهاڑون کے بکھر جانے نهیں دے گا اور انهین کے طفیل سے اپنے مخلوق کو باران رحمت سے سیراب کرے گا اور زمین سے سبزه نکالے گا ،وهی لوگ هیں جو الله کے حقیقی دوست اور جانشین ......

اسی طرح دعاے عدلیه کا فقره هے جس میں آیا هے :"ثم الحجة الخلف القائم المنتظر المهدي المرجي .....ببقائه بقيت الدّنيا وبيمنه رُزق الوري وبوجوده ثبتت الأرض والسماء وبه يملاء اللّه الأرض قسطاً وعدلاً بعد ما ملئت ظلماً وجوراً " میں گواهی دیتا هوں انے فرزند حجت خدا وجانشین واما مقائم منتظر مهدی جن کے ساتھ عالم کی اُمید وابسته هے انکے وجود سے دنیا باقی هے اور انکے برکت سے مخلوق روزی پارهی هے ،اور انکے وجود سے زمین وآسمان قاظم هیں اور انهیں کے ذزیعے خدا زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جب که وه ظلم وجور سے بھر چکی هے گی ـ

پس ان روایات کی روشنی میں یه واضح هوتا هے که اس دور میں امام زمانه خالق ومخلوق کے درمیاں واسطه فیض هیں ـ

ج: آپ کی معرفت کے بغیر خداکی معرفت کامل نهیں هے -

امام حسین سے خدا کی معرفت کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت نے فرمایا :"معرفة اهل كلّ زمان امامهم الذّي يجب طاعته(10) هرزمانه میں لوگوں کے اپنے امام کی معرفت مراد هے جنکی اطاعت کو لوگوں پر واجب کی گی هے -اسی طرح امام محمد باقر نے فرمایا : "انما يعرف اللّه عزوجل ويعبده من عرف اللّه وعرف امامه منّا أهل البيت"(11) ؛صرف وه

شخص خدا کی معرفت حاصل کر سکتا ھے اور اسکی عبادت کر سکتا ھے جسنے اﷲ اور ھم اھل بیت میں سے اپنے اما م کو پھچان لیا ھو – یا اھل بیت اطھار کی امامت کا انکار کو کفر سے تعبیر کیا ھے (یعنی خدا کے انکار) اگر چه وه شخص کلمه گو ھی کیوں نه ھو -جیسا که چھٹے امام سے روایت ھے آپ فرماتے :"من عرفنا کان مومنا ومن انکرنا کان کا فراً (12) جس نے ھماری معرفت حاصل کرلی وه مومن ھے اور جس نے ھمارا انکار کیا وه کافر ھے -اسی طرح بعض روایت میں آیا ھے که امام خدا اور مخلوقات کے درمیان پرچم ھدایت ھے لهذا انکی معرفت کے بغیر اﷲ تعالی کی معرفت ممکن نهیں ھے -

د: آپ تمام انبیاء کے کمالات کا مظهر ھیں –
متعدد روایات سے یه معلوم ھوتا ھے که حضرت ولی عصر عجل الله فرجه کی شخصیت جامع ترین شخصیت ھیں اور آپ میں تمام انبیاء کے کمالات پائی جاتی ھیں جس طرح آپکے آباواجداد کی ذوات مقدسه تمام گذشته انبیاء کے کمالات کے حامل تھے –سلمان فارسی نے آنحضرت سے روایت نقل که ھے آپ فرماتے ھیں :الائمة بعدي إثنا عشر عدد شهور الحول ،ومنّا مهد ي هذه الأمة ....(13) میرے بعد باره امام سال کے باره مهینون کے برابر امام ھونگے اوراس امت کا مهدی بھی ھم سے ھی ھونگے جس میں موسی کی ھیبت ،عیسی کی عزت وبهاء،داود کی قضاوت ،اور ایوب کا صبر سب سمیٹ لائے ھو گا – اسی طرح چھٹے اما مفرماتے ھیں : إنّ قائمنا اهل البيت عليهم السلام اذا قام لبس ثياب علي وسار بسيرة علي عليه السلام (14) ھمارے قائم جب قیام کریں گے تو اپنے جد علی علیه السلا مکے لباس زیب تن کریں گے اور انکی سیرت پر چلین گے – کسی اور روایت میں امام رضا انکے مثالی شخصیت کے بارے میں فرماتے ھیں : للإمام علامات يكون أعلم الناس و أحكم الناس و أتقى الناس و أشجع الناس و أسخى الناس و أعبد الناس ....(15) " حضرت ولی عصر لوگوں میں سب سے زیاده دانا حلیم ، بردبار اور پرھیزگار ھیں وه تمام انسانوں سے زیاده بخشش کرنے والے عابد اور عبادت گزار ھیں .... "

ه: آپ تمام انبیاء اور ائمه کے اُمیدوں کو زند ه کرینگے-
قرآن مجید نے نے مختلف مقامات پر واضح طور پر بیاں کیا ھے که پروردگار عالم نے تمام انبیاء کو دو بنیادی مقصد کے خاطر بیھے ،ایک شرک و بت پرستی کو صفحه ھستی سے مٹاکر تو حید ویکتا پرستی کو رائج دینے اور دوسرا یه که سماج سے ظلم وتربریت کی ریشه کنی کرکے اسکی جگه عدل و پاکدامنی کو رواج دینا تھا -لیکن ھم دیکھتے ھیں اب تک روئے زمین پر یه مقصد تحقق نهیں پایا ھے –جبکه تمام علماء ،دانشور حضرات اس بات پر متفق ھیں که تمام انبیاء کے بعثت کا مقصد اور ھدف حضرت ولی عصر ارواحنا له الفداء کے مبارک ھاتھوں سے انکے آفاقی قیام کے سائے میں تحقق پائے گا،اورانھیں کے زریعے کفر وشرک کا ریشه خشوق ھو جائے گا ،اور ظلم بربریت کے اس تاریک دورکا خاتمه ھو کر عدل وتوحید کا سنھری دور پورے زمین پر غالب آئے گا –- چناچه سوره توبه کے ۳۲ اور ۳۳ آیات کے ذیل می تمام شیعه مفسرین نے اس حقیقت کی طرف کیا ھے اور وه آیه مبارکه یه ھے : يُرِيدُونَ أَن يُطْفِ ُواْ نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَ يَأْبىَ اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَفِرُونَ* یه لوگ چاھتے ھیں که نور حدا کو اپنے منه سے پھونک مارکر بجھا دیں حالانکه خدا اس کے علاوه کچھ ماننے کے لئے تیار نهیں ھے که وه اپنے نور کو تمام کردے چاھے کافروں کو یه کتنا ھی بُرا کیوں نه لگے- هُوَ الَّذِى أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقّ لِيُظْهِرَهُ عَلىَ الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُون* وه خدا وه ھے جس نے اپنے رسول کو ھدایت اور دین حق کے ساتھ بیھجا تاکه اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاھے مشرکین کو کتنا ھی نا گوار کیوں نه ھو –

ان قرآنی آیات اور روایات کی روشنی میں آپکی عظمت کا اندازه ھوتا ھے ، که آپی شخصیت تنھا وه ذاتھیں جو انبیاط وائمه کی کوششوں کو نتیجه خیز بنائیں گے اور تمام آسمانی رھبرون کی اُمیدون کو تحقق بخشین گے – اسی لیئے روایت میں آیا ھے کی انکی معرفت اور اطاعت رسول اﷲ کی اطاعب اور معرفت ھے اور انکے ظھور کا انکار نبی اکرم کی رسالت کا انکار ھے اگر چه وه شخص ایک مسلمان ھو نے کی بنا پر انکے نبوّت کا اعتراف ھی کیون نه کرے ،چنانچه آپ فرماتے ھیں :
قال رسول الله ص القائم من ولدي اسمه اسمي و كنيته كنيتي و شمائله شمائلي و سنته سنتي يقيم الناس على ملتي و شريعتي يدعوهم إلى كتاب الله ربي من أطاعه أطاعني و من عصاه عصاني و من أنكر غيبته فقد أنكرني و من كذبه فقد كذبني و من صدقه فقد صدقني إلى الله أشكو المكذبين لي في أمره و الجاحدين لقولي في شأنه و المضلين لأمتي عن طريقته وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ(16). قائم میرا فرزند ھے انکا نام میرے نام پر انکی کنیت میری کنیت پر انکے شکل وشکائل میرے شکل وشمائل جیسی ھوگی اور انکی سنت میری سنی پر ھوگی لوگوں میرے دین اور شریعت پر پلٹا دین گے انھین میرے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پروردگار کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے جو انکی اطاعت کرے اسنے میری اطاعت کی ھے اور جو انکی نافرنانی کرے اسنے میری نافرمانی کی ھے ،اور جو انکی غیبت کا انکار کرے اسنے مجھے انکار کیا ھے اور جو انھیں جھٹلالے اسنے مجھے جھٹلایا ھے اور جسنے انکی امامت اور غیبت کا تصدیق کرے اسنے میری رسالت کی تصدیق کی ھے....-
اس جیسے بھت سارے روایات سے یه معلوم ھوتا ھے که انکی معرفت اور اطاعت نه صرف رسالت مآب کی معرفت اور اطاعت ھے اور ھی انکا انکار نه صرف آنحضرت کی رسالت کا انکار ھے بلکه وعده الھی کا انکار ھے ،ُمقصد خلقت بشر جو که عبادت کامله کے پورے انسانی معاشرے میں وجود میں لانا ھے اس مقصد کا انکار ھے -
اور دوران غیبت میں ھمارا معامله دو مطلب سے خارج نھیں ھے یا یه که ھم کلی طور پر امام زمانه سے بے گانه اور اجنبی ھو جائین تو اس صورت میں کل قیامن کے دن میں ھمیں اپنی حسرت کی انگلی مھنه میں لیتے یه کھنا ھو گا (یا حسرتا !علی ما فرّطنا فیھا) اے کاش ھم نےاس بارے میں کوتا ھی نه کیا ھو تا ! ،یا تھوڑی بھت معرفت اور آشنائی امام کی اپنے اندر پیدا کریں –
اورامام زمانه کی یه معرفت جسے ھم نے مختصر انداز میں بیاں کیا آپ کی شکل وصورت دیکھے بغیر بھی حاصل کی جاسکتی ھے ، لھذا ایک مؤمن منتظر کی سب سے بڑی ذمداری اپنے وقت کی امام و حجت خدا کی معرفت اور پھچان ھے که جسکے وجود کے بغیر زمین ایک لحظه بھی اپنی جگه ثابت نھیں ره سکتی ’’لو خلت الأرض ساعة واحدة من حجة اللّٰہ ،لساخت بأھلھا‘‘(17) اور بھی بھت روایا ھر زمان میں امام کی ضرورت پر دلالت کرتی ھیں -

۲: إمام منتظَر کی محبت -
معرفت کا لازمه محبت ھے یه اس معنی میں که جب تک انسان کسی چیز کو نه پھچانتا ھو اور اسکی خاصیت کو نه جانتا ھو اسکی عظمت وفضائل اسکے مقام و منزلت سے بے خبر ھو اس سے محبت نھیں کر سکتا لیکن اس کے بر عکس انسان جس قدر کسی کی عظمت اور فضائل سے واقف ھو جائے تو خود بخود اسکی محبت اسکے دل میں آجاتا ھے ،اور اسکی ظرف توجه بڑھتی چلی جاتی ھے -
اور خدا ورسول اور ائمه اطھار کی محبت وہ شمع ھے جو انسان کے تاریک دلوں کو پاک منور کر دیتا ھے ، اور انسانوں کو گناھوں وبرائیوں سے نجات دیتا ھے کیونکه معرفت محبت کا ستوں ھے اور محبت گناھون سے بچنے کا عظیم ذریعه اورتھذیب وتزکیه نفس کی شاھراہ ھے
اور روایات معصومین میں امام عصر ارواحنا له الفدء کی محبت پر خاص طور پر توجه دی گئی ھے –چناچه رسول اکرم فرماتے ھیں :’’خداوند متعال نے شب معراج مجھ پر وحی کیا اےمحمد ! زمین پر کس کو اپنے امت پر اپنا جانشین بنایا ھے ؟ جبکه خالق کائنات خود بھتر جانتا تھا ،میں نے کھا پروردگارا اپنے بھائی علی ابن ابی طالب کو .... اچانک میں نے علی ابی طالب اور ...... حجت قائم کو ایک درخشان ستارے کے مانند انکے درمیان تھے دیکھا عرض کیا پروردگارا یه کون لوگ ھیں ؟ فرمایا یه تمھارے بعد ائمه ھیں اور یه قائم ھے جو میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کر دے گا اورمیرے دشمنون سے إنتقام لے گا .اے محمد ! اسے دوستی کرو کیونکه میں انکو اور ان سے دوستی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ھوں – پس اگر چه تمام معصومین کی محبت واجب ھے لیکن اس روایت سے معلوم ھوتا ھے که حضرت حجت کی محبت خاص اھمیت اور خصوصیت کے حامل ھے – اسیلئے آٹھوین امام نے اپنے آباء و اجداد کے واسطے امام علی علیه السلام سے نقل کیا ھے ، آپ نے فرمایا :قال لي أخي رسول اللّٰہ ....ومن أحبّ ان یلقي اللّٰہ وقد کمل ایمانه وحسي اسلامه فلیتولّ الحجة صاحب الزّمان المنتظر ......(18) ’’مجھ سے میرے بھاظی رسول خدل نے فرمایا جو شخص اللّٰہ تعالیسے اپنے مکمل ایمان اور نیک اسلام کے ساتھ ملاقات کا خوھاں ھے تو اسے چاھے که حضرت حجت صاحب الزمان کی ولایت کے پرچم تلے آجائے اور انھیں دوست رکھےّ.......-
لھذا منتظرین کی دوسری سب سے بڑی ذمداری إمام عصر ارواحنا له فداء کی محبت کو اپنے اندر بڑھنا ھے اور ھمیشه انکی طرف متوجه رھنا ھے ، اور اسکے لیے مختلف ذریعے بیاں ھوئے ھیں ،ھم یھاں پر چند اھم موارد احادیث معصومین کی روشنی میں بیاں کرتے ھیں –

الف: امام منتظَر کی اطاعت اور تجدید بیعت -
إمام زمانه کی محبت کے منجمله مظاھر اور اثار میں سے ایک حضرت کی اطاعت پر ثابت قدم رھنا اور انکی بیعت کی ھمیشه تجدید کرنا ھے ، اور یه جا ننا ھے چاھے که اسکا امام اور رھبر اسکے ھر چھوٹے بڑے کاموں پرمطلع اوراسکے رفتار وگفتار کو دیکھتے ھیں، اچھے اور نیک کامون کو یکھ کر انکے دل میں سرور آجاتاھے جبکه اسکے برے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ناشائستہ کامون کو دیکھ کر انکو دکھ ہو جاتاھے ،اور یہ بھی معلوم ھونا چاھے کہ انکی رضا خدا و رسول کی رضا ھے اور انکے کسی پر ناراضگی خدا و رسول کی ناراضگی اسکے درپے ھے ،اور میرا ھر نیک عمل ھر اچھا کردار اور ھر مثبت قدم اطاعت کی راہ میں روز موعود کو نزدیک کرنے میں مؤثر ثابت ھو گا ،اسی طرح میرا اخلاص ،دین ومذھب اور اھل ایمان کے نسبت میرا احساس مسؤلیت انکے ظھور میں تعجیل کا سبب بنے گا – اور یہ بھی جاننا چاھے کہ اما م زمانہ کی اطاعت صرف اور صرف پیغمبر اکرم کی اطاعت اور انکے لائے ھوئے دین کے مکمل پیروی میں حاصل ھوتا ھے ،اور جب تک عملی میدان میں اطاعت نہ ھومحبت ومودت یا معنی ھی نہیں رکھتا یا اگر اجمالی محبت دل میں ھو تو اسے آخری دم تک اطاعت کے بغیر محفوظ رکھ سکھنا بھت ھی دور کی بات ھے چناچہ عرتون کا ضرت المثل ھے (وانت عاصیٌ إنّ المحبَ لمن یحبُّ مطیعُ)یہ ساری نافرمانی اور سر پیچدگی کے ساتھ تم کس طرح اپنی محبت کا إظھار کرتے ھو جب جو جسے محبت کرتا ھے ھمیشہ اسی اطاعت گزار ھوتا ھے –

اسیلئے صادق آل محمد فرماتے ھیں : مَنْ سُرَّ أَنْ یَکُونَ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ فَلْیَنْتَظِرْ وَ لْیَعْمَلْ بِالْوَرَعِ وَ مَحَاسِنِ الْأَخْلَاقِ وَ هُوَ مُنْتَظِرٌ فَإِنْ مَاتَ وَ قَامَ الْقَائِمُ بَعْدَهُ کَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ أَدْرَکَهُ فَجِدُّوا وَ انْتَظِرُوا هَنِیئاً لَکُمْ أَیَّتُهَا الْعِصَابَةُ الْمَرْحُومَةُ (19) جو شخص چاھتے ھے ،کہ امام زمانہ کے اصحاب میں یے ھو جائے تو اسے چاھئے کہ انتظار کرئے اور ساتھ ساتھ تقوی وپرھیزگاری اور نیک اخلاق اپنائے –اسی طرح آپ سے ھی دعائےعھد کے یہ فقرات ھقل ھوئے ھیں :"اللھم انّي اُجدد لہ في صبیحة یوم ھذا وما عشت في أیامي .... " خدایا ! میں تجدید (عھد) کرتا ھوں ھے ،آج کے دن کی صبح اور جتنے دنوں مین زندہ رھوں اپنے عقد وبیعت کی جو میرے گردن میں ھے میں اس بیعت سے نہ پلٹوں گا اور ھمشہ تک اس پر ثابت قدم ھوں گا ، خدایا مجھ کو ان کے اعوان وانصار اوران سے دفاع کرنے والوں میں سے قرار دئے .....

بلکہ متعدد روایات سےیہ معلوم ھوتا ھے ، کہ اھل بیت اطھار کی نسبت جو عھد وپیمان اپنے ماننے والوں کی گردن پر لیا ھے، وہ چھاردہ معصومین کی اطاعت حمایت اور انسے محبت کا وعدہ ھے –

چنانچہ خود امام زنانہ نے جناب شیخ مفید کو لکھے ھوئے نامے میں فرماتے ھیں :" و لو أن أشیاعنا وفقھم اللہ لطاعتہ علی اجتماع من القلوب في الوفاء بالعھد علیھم لما تأخر عنھم الیمن بلقائنا و لتعجلت لھم السعادة بمشاھدتنا علی حق المعرفة و صدقھا منھم بنا فما یحبسنا عنھم إلا ما یتصل بنا مما نکرھہ و لا نؤثرہ منھم و اللہ المستعان و ھو حسبنا و نعم الوکیل و صلاتہ علی سیدنا البشیر النذیر محمد و آلہ الطاھرین و سلم (20) "اگر ھمارے شیعہ – اللہ تعالی انھیں اپنی اطاعت کی توفیق عنایت فرمائے ،ایک دل اور متحد ھو کر ھمارے ساتھ باندھے گئے عھد وپیمان کو وفا کرتے تو ھمارا إحسان اور ھماری ملاقات کا شرف وفیض ان سے ھرگز مؤخر نہ ھوتا : اور بھت جلد کامل معرفت اور سچی پھچان کے ساتھ ھمارے دیدار کی سعادت انکو نصیب ھوگی ،اور ھمیں شیعون سے صرف اور صرف انکے ایک گروہ کے کردار نے پوشیدہ کر رکھّا ھے – جو کردار ھمیں پسند نھیں اور ھم ان سے اس کردار کی توقع نھیں رکھتے تھے ،پروردگار عالم ھمارا بھترین مددگار ھے اور وھی ھمارے لیئے کافی ھے –

پس حصرت حجت علیہ السلام کے اس کلام سے یہ بات ےاضح ھو جاتی ھے کہ اھل بیت اطھار کے چاھنے والوں سے جس چیز کے وفا کا عھد وپیمان لیا ھے ،وہ انکی ولایت اطاعت حمایت اورمحبت ھے –

اور جو چیز امام زمانہ کی زیارت سے محروم ھونے اور انکے ظھور میں تاخیر کا سبب بنی ھے وہ انکے مانے والوں کے آنجناب کی اطاعت اور حمایت کے لیے آمادہ نہ ھونا ھے ،اور یھی اطاعت اور حمایت ظھور کے شرائط میں سے ایک اھم شرط بھی ھے –

اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ھوئے امیر المومنین فرماتے ھیں : "إعلموا أنّ الأرض لاتخلو من حجة للّٰہ عزوجل ولکنّ اللّٰہ سیعمي خلقہ عنھا بظلمھم وجورھم وإسرافھم علي انفسھم(21) جان لو زمین ھرگز حجت خدا سے خالی نھیں ھو سکتی- لیکن عنقریب پروردگار عالم لوگون کےظلم وجور اور اپنے نفسوں پر اسراف کرنے کی وجہ سے انھیں انکی زیارت سے محروم کر دئے گا -

پس ان روایات سے معلوم ھوتا ھے کہ منتظرین کی ایک اوراھم ذمداری صاحب العصروالزمان کی اطاعت اور تجدید بیعت ھے اوریھی شرط ظھور اور محبت کی شاھراہ ھے کہ جسکے بغیر حقیقی اورکامل محبت حاصل نھیں ھوتی –

ب: إمام منتظر کی یاد –

إمام زمانہ عجل اللہ فجرہ کے بلند مقام کی شناخت اور انکی مودّت ومحبت کو اپنے دل میں ایجاد کرنے اور اسے رشد دینے کے لیئے ضروری ھے کہ ھمیشہ آنحضرت کو یاد کریں ،اور انکی طدف متوجہ رھیں یعنی بھت زیادہ توجہ کرنا چاھیے اور یقینی طور پر یہ اثر رکھتا ھے ،کیونکہ مسلم طور پر اگر کوئی اپنی روح کو ایک چیز کی طرف متوجہ کریں تو ھو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هی نہیں سکتا که اس چیز کے ساتھ رابطه برقرارنه هو سکے –
اسی طرح اگر آپ نے اما زمانه کو اپنی توجه کا مرکز بنا لیا تو خود یه کثرت توجه روحی کشش کو ایجاد کر دیتی هے – البته استعداد ظرف کی حفاظت اور شرائط کے ساتھ اور جب شرائط پائی جاتی هیں تو اسکا اثر خواه نخواه هو گا –اور رایات کے تاکید بھی اسی لحاظ سے هے ،که یه توجه اور یاد لا محاله متوجه اور متوجه الیه کے درمیان رابطه پیدا کر دیتا هے اور وقت گزر نے کے ساتھ یه رابطه شدت اختیار کرجاتا هے اور پهلے سے زیاده مؤثر هوتا جاتا هے اور همیں بھی آج سے اسکی تمرین کرنا چاهیے اور کم سے کم چوبیس گنٹھون کیں دو وقت ایک صبح اور دوسرے رات کے وقت حضرت بقیۃ الله اعظم کی طرف توجه کریں – معصومین نے بھی ایک نماز صبح کے بعد دعا عهد کے پڑھنے دوسرا نماز مغربین کے بعد اس دعا کو پڑھنے کا حکم دیا هے –السلام عليك في اليل اذا يغشي والنهار اذا تجلي (22) سلام هو تجھ پر جب رات کی تاریکی چھا جائے اورجب دن کا اُجالا پھیل جائے اور امام صادق علیه السلام سے روایت هے :جو شخص اس عهد نامه کو چالیس صبح پڑھے گا وه حضرت قائم علیه السلام کے مددگاروں میں سے شمار هو گا اور اگر وه شخص ان طهور سے پهلے مر جائے تو الله تعالی اسے امام کی خدمت کے لیئے مبعوث کرے گا اور اسے هر کلمه کے عوض میں هزار نیکیاں مرحمت فرمائیگا اور هزارگناه محوکیا جائے گا (23) اسی طرح هر روز جمعه کو امام زمانه کی تجدید بیعت کرنا مستحب هے –تاهم آسانی فرشتے بھی جمعه کے دن بیت المعمور پرجمع هوتے هیں اور ائمه معصومین کے تجدید بیعت کرتےهیں۔
اور امام منتظر کے ساتھ اس روحی اور دلی توجه کو مستحکم کرنے اور انکی یاد کو مؤثر بنانے کےلیئےکچھ طریقه کاربھی همیں بتائے هیں هم ان میں سے بعض موارد یهاں ذکر کرتے هیں -

الف :امام منتظر کے نیابت میں صدقه دینااور نماز پڑھنا –
امام زمانه کی محبت کو بڑھانے اور انکی یادکو زنده رکھنے اور اپنی دلی توجه کو متمرکز کرنے کے لیئے ایک بهت هی اهم زریعه انکی نیابت میں صدقه دینا اور نماز پڑھنا هے۔
هماری ان سے دلبستگی وتوجه اور انکی اطاعت وپیروی ایسی هونی چاهے جس طرح خدا و رسول اور خود امام زمانه اور انکے اجداد طاهرین هم سے چاهتے هیں همیں جب بھی نماز حاجت بجالائے یا صدقه دین تو آنجناب کی حاجتون کو اپنے حاجتون پر مقدم اور انکی طرفسے صدقه دینے کو اپنے اوپر اور اپنے عزیزون کے اوپر صدقه دینے پر مقدم کرنا چاهے ،اور اپنے لیئے دعا کرنے سے پهلے انکے سلامتی اور تعجیل ظهور کے لیے دعا کریں ،اسی طرح هر نیک عمل جو انکے وفاء کا سبب بنتا هے اپنے کاموں پر مقدم کرے تاکه آنحضرت بھی هماری طرف توجه کرے اور هم پر احسان کرے (24) اور اس حقیقت کی طرف اشاره کرتے هوئے سرور کائنات فرماتے هیں : "...... کسی بندے کا ایمان کامل نهیں هوتا جب تک وه اپنی ذات سے زیاده مجھ سے اور اپنی خاندان سے زیاده میری خاندان کو نهیں چاهتے هے ، اسی طرح اسکے نزدیک اپنے عترت سے زیاده میری عترت اور اپنی ذات سے زیاده میری ذات عزیزتر نه هو -– اسی طرح متعدد روایات میں ائمه معصومین کو صله دینے کے بارے میں آیا هے ،که ایک درهم امام کو صله میں دینا دوملین درهم دیگر کار خیر میں خرچ کرنے کے برابر هے – یا کسی اور روایت میں.آیا هے ایک درهم جو اپنے امام کو دئے اسکا ثواب اُحد کی پهاڑیسے بھی سنگین هے يَا مَيَّاحُ دِرْهَمٌ يُوصَلُ بِهِ الْإِمَامُ أَعْظَمُ وَزْناً مِنْ أُحُدٍ(25) اسی طرح امام کے نیابت میں حج بجا لانے زیارت پر جانے ،اعتکاف پر بیٹھنے ،اور صدقه دینے پر تاکید کیا گیا هے –
یقینا ان کامون کا ایک اهم مقصد اورهدف اما م زمانه کی یاد کو هر وقت اپنے دل ودماغ میں زنده رکھنا اوران سے اپنی قلبی و روحی توجه کو تقویت دینا اور ان کی محبت میں إضافۃ کرنا هے ، دوسری عبارت میں یه که انسان هر چیز میں اپنے امام کو یاد رکھے اور انکو کبھی یاد سے جانے نه دئے –

ج: انکے فراق کی داغ میں همیشه غمگین رهنا -
بعض معصومین بھی امام زمانه کی غیبت کے دوران کو یاد کرتے هوئے انکے شوق دیدار میں آنسو بهاتے تھے اور ان سے زیارت کی تمنا کرتے تھے – یهاں تک اما م زمانه کی فراق میں مهموم وغمگین هونا مومن کی نشانیوں میں سے شمار کیا هے – جیسا که امیر مؤ منین حقیقی چاهنے والوں کی اوصاف اور نشنیا ں یون بیاں فرماتے هیں –

"ومن الدلائل ان يُري من شوقه
مثل السقيم وفي الفؤاد غلائلٌ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ومن الدلآئل ان يري من اُنسه
مستوحشاَ من كل ما هو مشاغلٌ

ومن الدلآئل ضحكه بين الوري
والقلب مخزون كقلب الثاكل "

انكي نشانيوں، میں سے ایک یہ ھے کہ شدت شوق کی وجہ سے بیمار جیسے نظر آئیں گے جبکہ انکا دل درد سے پھوٹ رہا ہوتا ھے –
انکی دوسیری نشانی یہ ھے کہ اپنے محبوب کے اُنس میں اس طرح نظر آئیں گے کہ ہر وہ چیزجو انھیں محبوب سے دور کر دیتی ھے اسے بھاگ جاتے ھیں –
اور تیسری نشانی یہ ھے کہ ملنے میں خندان نظر آئیں گے لیکن انکا دل غم و اندوہ سے بیٹھا مرا شخص کی طرح محزون ہوتا ھے –
لیکن خصوصیت کے ساتھ امام ولی عصر کی فراق وجدائی اور انکے مقدس قلب پر جو مصیبتین گزر رھی ھے انکو یاد کرتے ھوۓ آنسو بھانا گریہ وزاری کرنے کی بہت ساری فضیلت بیاں ھوئی ھے ،اور واقعي اور حقیقی مؤمن کی نشانیوں میں سے قرار دیا ھے چنانچہ چھٹے امام اس بارے میں فرماتے ھیں : إِيَّاكُمْ وَ التَّنْوِيهَ أَمَا وَ اللَّهِ لَيَغِيبَنَّ إِمَامُكُمْ سِنِيناً مِنْ دَهْرِكُمْ وَ لَتُمَحَّصُنَّ حَتَّى يُقَالَ مَاتَ قُتِلَ هَلَكَ بِأَيِّ وَادٍ سَلَكَ وَ لَتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ (26)" اے مفضل خدا کی قسم تمھارے امام سالوں سال پردہ غیب میں ھونگے اور تم لوگ سخت امتحان ما شکار ھوگا –یھاں تک انکے بارے میں کھا جاۓ گا کہ وہ فوت کر گیا ھے یا انھیں قتل کیا گیا ھے ؟ ..لیکن مؤمنین انکی فراق میں گریاں ھونگے.......
کسی دوسرے حدیث میں جسے جناب شیخ صدوق نے سدیر صیرفی سےروایت کی ھے ،کھتے ھیں :ایک دن میں مفضل بن عمیر و ابو بصیر اور ابان بن تغلب ھم سب مولا امام صادق کے خدمت میں شرفیاب ھوۓ تو آپکو اس حالت میں دیکھے کہ آپ زمین پر تشریف فرماں ھیں ، جُبہ خیبری زیب تن کیۓ ھوۓ ھیں -جو عام طور پر مصیبیت زدہ لوگ پھنتے ھیں -،چھرہ مبارک پر حزن واندوہ کی آثار نمایاں ھیں اور اس شخص کے مانندبے تابی سے گریہ کر رھے ھیں کہ جس کا جوان بیٹھا مرا ھو ،آنکھوں سے آنسوں جاری ھے ،اور زبان پر فرما رھے ھیں اے میرے دل کا سرور تیری جدائی نے میرے آنکھوں سے ننید اُڑا لی ھے اور مجھ سے چین چھین لی ھے ،اے میرے سردار تیری غیبت نے میری مصیبتوں کو بے انتھا کر دی ھے ....روایت بھت ھی طولانی ھے اور بھت ھی ظریف نکات بھی ھیں جو چاھتے ھیں تو مراجعہ کریں –
پس ان روایات سے یہ معلوم ھوتا ھے کہ ائمہ بھی امام زمان علیہ السلام کی غیبت سے نگران اور انکے شوق دیدار میں بے تاب تھے –

-----

(1) شرح مقاصد: ج 2 ص 275-
(2)مرآة العقول :ج۴ ص ۱۸۶ – اور اصول الکافی:ج۱ "ص۳۷۲ -
(3) کلینی: اصول الکافی:ج۱ "ص۳۷۲
(4) زخرف :۸۶ -
(5) صدوق :کمال الدین اتمام النعمة :ج 1 ص 19 -
(6) سید ھاشم بحرینی :منیت المعاجز ص ۱۵۳ -
(7) کمال‌الدین ج : 1 ص : 25۶
(8) صدوق :اکمال الدین ج ۲ ص ۳۳۵ باب ۳۳ -
(9) شیخ مفید :الاختصاص ص :۴ 22
(10) مجلسی : بحار انوار، ج ۸۳ ،ص ۲۲ -
(11) كليني: کافي ،ج 1 ، 181 -
(12) كليني :کافي ،ج1 ،ص 181 -
(13) صافي گلپائی گانی: منتخب الاثر فصل ۱ ص ۲۶ -
(14)مجلسی :مرآة العقول ج ۴ ص ۳۶۸ -
(15) محقق طبرسی :الاحتجاج ج : 2 ص : 437

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(16) صدوق : کمال‌الدین ج : 2 ص : ۴۱۱-: إعلام‌الوری 425 -
(17) کافي :ج1 ،ص179 اور الغیبة ،نعماني ص 141 اور کفایة الاثر ص 162 -
(18) الصراط‌المستقیم ج : 2 ص : 14۹
(19) مجلسي بحار انوار ،ج52 ،ص 140 -
(20) طبرسی - الاحتجاج ج : 2 ص : 499 -
(21) نعماني :الغیبة ،باب 10 ،ص 141 -
(22) پیام اما زمانه :ص ۱۸۸ ، آیۃاللہ وحید خراسانی کے اما م زمانه کے متعلق تقریر کا ایک حصه -
(23) مجلسی :ج ۱۰۲ ،ص ۱۱۱ ـمصباح الزائر ص ۲۳۵ -
(24) کشف المحجه : فصل ۱۵۰ ،ص ۱۵۱ -
(25) کلینی :اصول کافی،ج ۲ ،ص ۱۵۶ ـ اور،ج ۱ ص ۵۳۸ -
(26) کلینی :اصول کافی ،ج۱ ،ص ۳۳۶ باب غیبت -

إنتظار کیا اور منتظر کون ؟

۳ : علوم ومعارف اهل بیت کو رائج دینا ـ

علوم ومعارف اهل بیت علیه السلام کی نشر و إشاعت اور ترویج کرنا اهل ببت اطهار کے امر کو احیا کرنے کے مصادیق میں سے هے جس کے بهت تاکید کیا گیا هے " اور منتظرین کی ایک اهم زمداریوں میں سے بهی هے ،جس طرح روایت میں امام صادق علیه السلام سے نقل کیا گیا هے آپ فرماتے هیں : تَزَاوَرُوا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِكُمْ إِحْيَاءً لِقُلُوبِكُمْ وَ ذِكْراً لِأَحَادِيثِنَا وَ أَحَادِيثُنَا تُعَطِّفُ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فَإِنْ أَخَذْتُمْ بِهَا رَشَدْتُمْ وَ نَجَوْتُمْ وَ إِنْ تَرَكْتُمُوهَا ضَلَلْتُمْ وَ هَلَكْتُمْ فَخُذُوا بِهَا وَ أَنَا بِنَجَاتِكُمْ زَعِيمٌ .
"ایک دوسرے کی ملاقات کرو، زیارت پر جاو چونکه تمهارے ان ملاقاتوں سے تمهارے قلوب زنده اور همارے احادیث کی یاد آوری هوتی هے ،اور هماری احادیث تمهارے ایک دوسرے پرمهربان هونے که سبب بنتی هیں ، لهذا گر تم نے ان احادیث کو لے لیا اور اس پر عمل کیا تو تم کامیاب هو جاؤ گے نجات پاؤ گۓ اور جب بهی اس پر عمل کرنا چهوڑ دیا هلاک هے جاؤ گۓ ،پس ان احادیث پر عمل کرو میں تمهاری نجات کی ضمانت دونگا (1) اسی طرح کسی دوسرے حدیث میں ابن شعبه حرّانی نے چهٹے امام سے نقل کیا هے آپ منتظرین کی توصیف میں فرماتے هیں :"...... وفرقة احّبونا وحفظوا قولنا ،واطاعو أمرنا ولم یخالفوا فعلنا فاولئك منّا ونحن منهم (2) اور ایک گروه وه هیں جو همیں دوست رکهتے هے ،همارے کلام کی حفاظت کرتے هیں ،همارے امر کی اطاعت کرتے هیں اور هماری سیرت اور فعل کی مخالفت نهیں کرتے هیں ، وه هم سے هیں اور هم ان سے هیں ـ
اورعصر غیبت میں امام زمانه کی بهترین خدمت جسکے امام صادق علیه السلام تمنا کرتے تهے ، علوم اهل بیت کی نشرو اشاعت انکی فضائل ومناقب کو لوگوں تک پهوچانا هے ، جو حقیقت میں دین خدا کی نصرت هے جس کے بارے میں پروردگار عالم خود فرماتا هے ".... وَ لَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِىٌّ عَزِيز(3) "بے شک الله اسے مدد کرۓ گا جو اسکی نصرت کرۓ اور بتحقیق خداوند عالم صاحب قدرت اور هر چیز پر غلبه رکهنے والاهے "اس آیه مبارکه کے ذیل میں مفسیرین فرماتے هیں ـکه نصرت خدا سے ماد دین خدا کی نصرت مراد هے ـ پیغر اعظم اور ائمه معصومیں علیهم السلام کی نصرت مراد هے اور هر وه نصرت مراد هے جس میں خدا کی رضایت هے ـ لیکن حضرت صاحب العصر والزمان کا وجود مقدس کچه علیحده خصوصیات کا مالک هے اور و ه خصوصیات انکی نصرت اور خدمت کی اهمیت وفضیلت کو بڑهانے کی موجب بنی هے ،یه اسلئے که آپکی کی نصرت اور یاری مظلومون غریبون وبے کسوں کی نصرت هے آپکی نصرت ذی القربی اور ولی نعمت کی یارو مدد هے آپکی نصرت تمام انبیاء اور اولیاء کے امیدوں کی تحقق کے راه میں جان نثاری هے آپکی نصرت عدل الهی کو جهان هستی میں پهلانے اور پرچم اسلام کو زمین کے کونے کونے میں لهرانے کی راه میں مشارکت هے
اسیلئے صادق آل محمد فرماتے هیں :"ولوأدرکته لخدمتُ ایّام حیاتي "(4) اے کاش اگر میری ان تک رسائی هوتی تو میں زندگی بهر انکی خدمت میں رهتا !اور اگر کوئی شخص خدا واهل بیت اطهار کی معرفت کے بعد انکی خدمت و نصرت کی راه میں مر جاۓ تو گویا وه امام زمانه کےرکاب مین شهید هوا هے ـچنانچه اصول کافی میں جناب شیخ کلینی نے امام محمد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

باقر علیه السلام سے روایت کی ھے :جب عبد الحمید واسطی نامی صحابی آپ سے پوچھتا ھے ،" قُلْتُ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ لَقَدْ تَرَكْنَا أَسْوَاقَنَا انْتِظَاراً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى لَيُوشِكُ الرَّجُلُ مِنَّا أَنْ يَسْأَلَ فِي يَدِهِ.......... قُلْتُ فَإِنْ مِتُّ قَبْلَ أَنْ أُدْرِكَ الْقَائِمَ ع قَالَ إِنَّ الْقَائِلَ مِنْكُمْ إِذَا قَالَ إِنْ أَدْرَكْتُ قَائِمَ آلِ مُحَمَّدٍ نَصَرْتُهُ كَالْمُقَارِعِ مَعَهُ بِسَيْفِهِ وَ الشَّهَادَةُ مَعَهُ شَهَادَتَا(5). اے فرزند رسول .....اگر ھم انکے ظھور سے پھلے مر جائیں تو ھمارا کیا حال ھو گا ؟ فرمایا –تم میں سے جو شخص جسکا یہ عقیدہ ھو کہ جب امام قائم ظھور کرینگے تو میں انکی نصرت کروں گا ،اگر وہ اس عقیدے کے ساتھ انکے قیام سے پھلے مر جائے تو گویا اس نے مسلح ھو کر انکے حضور میں جھاد کیا ھے، اور انکے رکاب میں شھید ھوا ھے۔

اور معصومین نے ھمیں انکے امر (دین اور علوم ال محمد)کیاحیا کرنے کا حکم دیا ھے اور فرماتے ھیں :"َ إِنَّ تِلْكَ الْمَجَالِسَ أُحِبُّهَا فَأَحْيُوا أَمْرَنَا يَا فُضَيْلُ فَرَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَنَا (6) ھمارے امر کی احیا کرو ، خدا رحمت کر ئے اس شخص پر جو ھمارے امر کی احیا کرئے۔
پس ان روایات سوے یہ معلوم ھوتا ھے کہ عصر غیبت میں منتظرین کی ایک اھم ذمداری علوم ومعارف اھل بیت کو فروغ دینا ھے کہ جو خود حقیقت میں دین خدا کی نصرت اور احیا ھے جس پر ھم سب مامور ھیں –

۴:فقیہ اھل بیت کی اطاعت اور پیروی :
امام زمانہ کی غیبت سے یہ ھرگز مراد نھیں کہ پروردگار عالم نے اس امت کو اپنے آپ پر چھوڑ دیا ھے اور انکی ھدایت ورھبری کا کچھ انتظام نہ کیا ھو ،یہ اسلئے کہ اگر چہ حکمت الھی کی بنا پر حجت خدا لوگوں کے عادی زندگی سے مخفی ھیں ،لیکن آپکی نشانیاں اور آثار اھل بصیرت پر مخفی نھیں ھے (بنفسي انت من مغيبٍ لم يخل منّا ، بنفسي انت من نازحٍ ما نزح عنّا)(7) " قربان ھوجاوں آپ پر پردہ غیبت میں ھیں لیکن ھمارے درمیاں ھے ،فدا ھو جاوں آپ پر ھمارے آنکھون سے مخفی ھیں لیکن ھم سے جدا نھیں ھے "
اسیلئے معصوم فرماتے ھیں :وإن غاب عن الناس شخصه في حال هدنة لم يغب عنهم مثبوت علمه (8) "اگر چہ غیبت کے دوران انکی شخصیت لوگوں کے نظروں سے مخفی ھونگے لیکن انکے علمی آثار اھل بصیرت پر عیان ھوں گی –یعنی اسکا مطلب یہ ھے کہ خود لوگوں کے حالات سے آگاہ ھونگے اور جو علوم علماء اور فقھاء کے نزدیک احادیث اور سیرت کی صورت میں موجود ھیں اسکے آثار بھی لوگوں کے سامنے ھیں ۔لوگ اگر چہ انکے نورانی چھرے کی زیارت سے محروم ھیں اور ڈائرکٹ انکی اطاعت نھیں کر سکتے لیکن انکے نائب عام ولی فقیہ اور علماء کی اطاعت کے ذریعے اپنے امام کی اطاعت کر تے ھیں ،کہ جنکی اطاعت کا خود معصومین علیھم السلام نے حکم دیا ھے " "فَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ صَائِناً لِنَفْسِهِ حَافِظاً لِدِينِهِ مُخَالِفاً عَلَى هَوَاهُ مُطِيعاً لِأَمْرِ مَوْلَاهُ فَلِلْعَوَامِّ أَنْ يُقَلِّدُوه (9) اور فقھامیں سے وہ فقھہ جو اپنے دین کا پابند ھو، نفس پر کنڑول رکھتا ھو ، نفسانی خواھشات کے تابع نہ ھو، اور اپنے مولا کے فرمان بردار ھو تو انکی اطاعت اور پیروی(تقلید)سب عوام پر واجب ھے – یا خود امام زمانہ علیہ الصلاۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ھیں - وَ أَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوا فِيهَا إِلَى رُوَاةِ حَدِيثِنَا فَإِنَّهُمْ حُجَّتِي عَلَيْكُمْ وَ أَنَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَيْهِم (10) اور درپیش مسائل میں ھمارے احادیث کے جاننے والے (فقھاء) کی طرف مراجعت کریں ،جس طرح میں ان پر حجت ھوں اسی طرح وہ تمھارے اوپر میری جانب سے حجت ھیں –یعنی اگر حجت خدا غیبت میں ھیں تو لوگوں بغیر حجت کے رھا نھیں کیا گیا ھے ،بلکہ فقھاء ان پر حجت ھیں انکی پیروی خدا اورسول کی پیروی ھے –
فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِماً فَإِذَا حَكَمَ بِحُكْمِنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا اسْتَخَفَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَ عَلَيْنَا رَدَّ وَ الرَّادُّ عَلَيْنَا الرَّادُّ عَلَى اللَّهِ وَ هُوَ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّه(11) "اور ھم نے انھین تمھارے اُپر حاکم بنایا ھے ،پس وہ(فقیہ)جو حکم دیتا ھے وہ ھمارے حکم سے دیتا ھے جو انسے قبول نہ کرئے تو گویا اسنے حکم خدا کی بے اعتنائی کہ ھے ،اور ھمیں رد کیا ھے اور جو ھمیں رد کرے اسنے خدا کو رد کیا ھے جو درحقیقت میں خدا سے شرک کے حد میں ھے یعنی انکی نافرمانی ھمارے نافرمانی ھے اورھماری نافرمانی خدا کی نافرمانی اور خدا کی نافرمانی شرک ھے –اور اھل بیت نے اپنے مانے والے شیعون کو ابلیس اور اسکے کارندوں کر شر سے بچا کر رکھنا اور انکے عقیدتی و ایمانی مرزون وحدودن کی نگھبانی کو علماء ،فقھاء کی سب سے بڑی ذمداری بتائی ھے اور فرمایا ھے : علماء شيعتنا مرابطون في الثغر الذي يلي إبليس و عفاريته يمنعونهم عن الخروج على ضعفاء شيعتنا و عن أن يتسلط عليهم إبليس و شيعته النواصب ألا فمن انتصب لذلك من شيعتنا كان أفضل ممن جاهد الروم و الترك و الخزر ألف ألف مرة لأنه يدفع عن أديان محبينا و ذلك يدفع عن أبدانهم(12) "ھمارے شیعون کے علماء ان حدودن کے محافظ اور نگھبان ھیں کہ جن حدودن سے گزر کر شیطان اور اسکے کارندے اور پیروان داخل ھوتے ھیں

اوریہ علماء انے ھمارے کمزور شیعون شیطان کے غلبہ آنے اور انھوں بے ایمانی کی طرف سوق دیینے سے بچاتے ھیں ،آگاہ ھو جو جو شخص ھمارے شیعون میں سے اس ذمداری کو ادا کرے اسکی فضیلت اسلام کے تمام دشمنون سے جنگ کرنے والے مجاھدین سے ہزار ہزار بار ذیادہ ھے چونکہ علماء ھمارے مانے والے محبین کے دین اور عقیدے کی دفاع اور محافظت کرتے ھیں جبکہ مجاھد انکے بدن اور جسم کی دفاع کرتے ھیں” اورقیامت کے دن پروردگار عالم کی طرفسے ایک منادی ندا دے گا کھاں ھے ھیں ایتام آل محمد کے کفالت کرنے والوے جو انکے غیبت کے دوران انکے کفالت کرتے تھے (يُنَادِي مُنَادِي رَبِّنَا عَزَّ وَ جَلَّ أَيُّهَا الْكَافِلُونَ لِأَيْتَامِ آلِ مُحَمَّدٍ ص النَّاعِشُونَ لَهُمْ عِنْدَ انْقِطَاعِهِمْ عَنْ آبَائِهِمُ الَّذِينَ هُمْ أَئِمَّتُهُم(13)

پس ائمہ اطھار کے کے ان نورانی کلمات سے معلوم ھوتا ھے کہ عصر غیبت میں فقھا ء علماء اورخصوصاً ولی امر مسلمین کے انے نزدیک کیا حیثیت ھے اور انکے کھا نہ مانا انکے حق میں جفا اور امام کے نزدیک انکے مقام کا خیال نہ رکھنا انسان کو کھاں تک پھونچا دیتی ھے اورکس موقعیت میں قرار دے دیتا ھے اگر چہ افسوس کے ساتھ یہ کھنا پڑھتا ھےکہ ھمارے معاشرے میں ھم میں سے بعض خوستہ یا ناخواستہ دشمن کے غلط پڑوپکنڈوں کی زد میں آکر امام زمانہ کے مطیع نمائندوں کے خلاف ناحق زبان کھولنے و گستاخی کرنے کی جرئت کرتے ھیں جبکہ شیطان اور پیروان شیطان اپنے تمام تر طاقتوں کے ساتھ یہ کوشش کرتے ھیں کہ ان غلط پڑوپکنڈون اور افواھون کے ذریعے مجھ جیسے کمزور مؤمنین کو علماء سے فقھاء سے دور کیا جائے تاکہ انھیں دین اور ایمان کے دائرے سے نکالنا آسان ھو جائے ، اور ھم خود بھی جنتے ھیں کہ جو لوگ علماء اور ولایت فقیہ سے کٹ جاتے ھیں حقیقت میں وہ دین اور صراط مستقیم سے کٹ جاتے ھیں گمراہ ھے جاتے ھیں-نعوذ باالله من ذلک - خدا ھمیں بچا کے رکھے -

پس ان روایات سےمعلوم ھوتا ھے کہ عصر غیبت میں منتظرین ایک اور اھم ذمداری علماء ،فقھاء کی اطاعت اورفرمان برداری اور خصوصیت کے ساتھ ولی امر مسلمین کے فرمان پر لببیک کھنا اور انکے نقش قدم پر چلنا ھے – جو کہ حقیقت میں خط ولایت کے ساتھ متمسک رھنا اور صراط مستقیم پر چلنا ھے - خدایا ھمیں ھر دور میں اپنے حجت کو تشخیص دینے اور انکی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرما - آمین !ثم آمین!

۵: برادان ایمانی کے ساتھ ھمدردی اور معاونت -

ائمہ معصومین کے إرشادات کے مطابق ھر دور کے امام کو اپنے مانے والے مؤمنین پر ایک مھربان اور فداکار باپ کا حیثیت حاصل ھے ، اور تمام مؤمین انکے فرزند کا مقام رکھتے ھیں اور یھی وجہ ھے امام زمانہ عجل الله فرجہ کے دوران غیبت میں مؤمنین کو ایتام آل محمد سے پکارا گیا ھے ،(يُنَادِي مُنَادِي رَبِّنَا عَزَّ وَ جَلَّ أَيُّهَا الْكَافِلُونَ لِأَيْتَامِ آلِ مُحَمَّدٍ ص النَّاعِشُونَ لَهُمْ عِنْدَ انْقِطَاعِهِمْ عَنْ آبَائِهِمُ الَّذِينَ هُمْ أَئِمَّتُهُم (14)اور کسی مؤمین بھائی کے ساتھ احسان وھمدردی ، اسکے ساتھ تعاون کرنے کو امام زمانہ کے ساتھ تعاون کرنے اور انکے حق میں ھمدردی سے پیش آنے اسی طرح کسی مؤمن بھائی کے حق کشی ، اسکے ساتھ بے دردی وبے اعتانی سے پیش آنے کو امام زمانہ پر ظلم وجفا اور انکے ساتھ بے اعتنائی سے پیش آنے کا برابر شمار کیا گیا ھے –لھذا منتظرین کی ایک اور بھت ھی اھم ذمداری عصر غیبت میں ھر ممکنہ راستون سے برادان ایمانی کے معاشتی ،سماجی ،اجتماعی ا،اقتصادی ، معنوی اور دیگر مختلف قسم کے مشکلات اور گرفتاریون کو حل کرنے اور انکے ضروریات کو پورا کرنے کی جد جھد کرنا ھے -

چنانچہ اسی اجتماعی ذمداری کی اھمیت اور اس پر عمل کرنے والوں کی خدا و رسول اور انکے حقیقی جانشین کے نزدیک قدر ومنزلت

کو بیان کرتے ھوئے جناب شیخ صدوق نے سورہ عصر کے تفسیر میں امام صادق سے نقل کرتے ھیں آپ فرماتے ھیں : (والعصر انّ الإنسان لفی خسر) میں عصر سے مراد قائم کے ظھور کا زمانہ ھے – اور(إنّ الإنسان لفی خسر) سے مراد ھمارے دشمن ھیں اور (إلاّ الذین آمنوا)سے مراد وہ مؤمنین ھیں جنھون نے ھماری آیات کے زریعے ایمان لائیں ھونگے - اور(وعملوا الصالحات)یعنی برادران دینی کے ساتھ ھمدردی اورتعاون کرتے ھیں -(وتواصوا بالحق)یعنی امامت اور (وتواصوا بالصبر)یعنی زمانہ فترت یعنی وھی غیبت کا زمانہ ھے یعنی اس سورہ مبارکہ میں نجات یافتہ مؤمنین سے مراد وہ مؤمنین ھیں جنھون نے دوران غیبت میں اپنے مالی ،معنوی اسطاعت کے زریعے پسماندہ ،بے کس اور ناتوان مؤمنین کےھم دم اور فریاد رس رھے ھو –

اسی طرح کسی دوسرے حدیث میں امام صادق اور امام کاظم دونوں سے روایت ھے فرماتے ھیں : ُ مَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى زِيَارَتِنَا فَلْيَزُرْ صَالِحَ إِخْوَانِهِ يُكْتَبْ لَهُ ثَوَابُ زِيَارَتِنَا وَ مَنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَصِلَنَا فَلْيَصِلْ صَالِحَ إِخْوَانِهِ يُكْتَبْ لَهُ ثَوَابُ صِلَتِنَا(15) “جو شخص ھم اھل بیت سے تعاون کرنے یا صلہ کرنے سے معذور ھوں اسے چاھئے ھمارے چاھنے والوں کے ساتھ نیکی اور تعاون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرئے تو اسے ھمارے ساتھ تعاون کرنے اور نیکی کرنے کا ثواب عطا کرے گا،اسی طرح اگر ھماری زیارت سے محروم ھیں تو ھمارے دوستوں اور صالح بندوں کی زیارت کرئے تو اسے ھماری زیارت کا ثواب دیا جائے گا اسی طرح اما م موسی کاظم علیہ السلا م سے روایت ھے فرماتے ھیں : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَاقَهَا إِلَيْهِ فَإِنْ قَبِلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَ هُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللَّهِ وَ إِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً مِنْ نَارٍ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَغْفُوراً لَهُ أَوْ مُعَذَّباً فَإِنْ عَذَرَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَأَ حَالا(16) "کسی کے پاس اسکا مؤمن بھائی کوئی نہ کوئی حاجت لے کر آئے تو اسے یہ سمجھنا چاھئے کہ وہ خدا کی طرف سے رحمت ھے جو اس پر نازل ھوئی ھے – پس اس حالت میں اگر اسکی حاجت پوری کر لی تو اسے ھماری ولایت کے ساتھ متصل کیا ھے اوروہ خدا کے ولایت تک پھنچ گیا (چونکہ ھماری ولایت خدا کے ولایت ساتھ متصل ھے)لیکن اسے رد کر لے جبکہ وہ اس شخص کی حاجت پوری کرنے کی توانائی رکھتا ھو تو پروردگار عالم اسکے قبرمیں ایک آگ کے بنائے سانپ اس پر مسلط کرئے گا جوقیامت تک اسے ڈھستا رھے گا چاھے اسے خدا معاف کرے یا نہ کرئے اور قیامت کے دن صاحب حاجت اسکا عذر قبول نہ کرے تو اسکی حالت پھلے سے بھی بتر ھو جائے گئی-

اسی متعدد روایات میں کسی مومن بھائی کی حرمت کا خیال نہ رکھنا اسکے ساتھ نیک برتاؤ سے پیش نہ آنا اور اسکے ساتھ تعاون نہ کرنا ائمہ علیھم السلام کے ساتھ تعاون نہ کرنے اور ان مقدس ذوات کی بے حرمتی کرنے کے برابر ھے –چنانچہ ابو ھارو نے چھٹے امام سے نقل کیا ھے آپ فرماتے ھیں : قَالَ قَالَ لِنَفَرٍ عِنْدَهُ وَ أَنَا حَاضِرٌ مَا لَكُمْ تَسْتَخِفُّونَ بِنَا قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ خُرَاسَانَ فَقَالَ مَعَاذٌ لِوَجْهِ اللَّهِ أَنْ نَسْتَخِفَّ بِكَ أَوْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِكَ فَقَالَ بَلَى إِنَّكَ أَحَدُ مَنِ اسْتَخَفَّ بِي فَقَالَ مَعَاذٌ لِوَجْهِ اللَّهِ أَنْ أَسْتَخِفَّ بِكَ فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ أَ وَ لَمْ تَسْمَعْ فُلَاناً وَ نَحْنُ بِقُرْبِ الْجُحْفَةِ وَ هُوَ يَقُولُ لَكَ احْمِلْنِي قَدْرَ مِيلٍ فَقَدْ وَ اللَّهِ أَعْيَيْتُ وَ اللَّهِ مَا رَفَعْتَ بِهِ رَأْساً وَ لَقَدِ اسْتَخْفَفْتَ بِهِ وَ مَنِ اسْتَخَفَّ بِمُؤْمِنٍ فِينَا اسْتَخَفَّ وَ ضَيَّعَ حُرْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ(17) " ایک دفعہ امام صادق نے کچھ لوگ جوآپ کے پاس بیٹھے ھوئے تھے او رمیں بھی حاضر تھا ،ان سےکھا تمھیں کیا ھو گیا ھے ھماری حرمت کا خیال نھیں رکھتے ھو ،تو اھل خرسان کا ایک شخص کھڑا ھوا اور کھا خدا سے پناہ مانگتا ھوں کہ ھم آپکو سبک شمار کرے یا آپکے فرمان میں کسی چیز کا بے اعتنائی کرے ، امام نے فرمایا ھاں انھیں میں سے ایک تم بھی ھے جو ھمارے لاج نھیں رکھتے ،اس شخص نے دوبارر ہ کھا میں خدا سے پناہ مانگتا ھوں کہ آپکی لاج نہ رکھوں ،فرمایا چپ ھو جاؤ کم بخت کیا تم نے اس شخص کی آواز نھیں سنی تھی اس وقت جب ھم جعفہ کے نزدیک تھے اور وہ تم سے کہ رھا تھا کہ مجھ صرف ایک میل تک اپنے سواری پر بٹھا کر لے چلو خدا کہ قسم میں بھت ھی تھکا ھوں ،خدا کی قسم تم نے سر اُٹھا کر بھی اسکی طرف نھیں اس طریقے سے تم نے اسکی بے اعتنای کی ھے جو شخص کسی مومن کی استخفاف کرے اسنے ھمارے بے اعتنائی کہ ھے ،اور خدا کی حرمت ضائع کر دی ھے –

اسی طرح کسی دوسرے حدیث میں جابر جعفی امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ھیں : و نحن جماعة بعد ما قضينا نسكنا، فودعناه و قلنا له أوصنا يا ابن رسول الله. فقال ليعن قويكم ضعيفكم، و ليعطف غنيكم على فقيركم، و لينصح الرجل أخاه كنصيحته لنفسه.... ، و إذا كنتم كما أوصيناكم، لم تعدوا إلى غيره، فمات منكم ميت قبل أن يخرج قائمنا كان شهيدا، و من أدرك منكم قائمنا فقتل معه كان له أجر شهيدين، و من قتل بين يديه عدوا لنا كان له أجر عشرين شهيدا(18). "کہ ھم نے مناسک حج اکٹھے بجھا لا نے کے بعد جب امام علیہ السلا م سے الگ ھونے کو تھے آپ سے عرض کیا اے فرزند رسول ھمارے لیے کوئی نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا تم میں سے جو قوی ھیں قدرت ومقام رکھتا ھے اسکی ذمداری ھے کمزور لوگوں کی مدد کرے اور جو مالدار ھیں فقیرون اور بے کسون پر ترس کریں انکی نصرت کریں ،اور مومن بھائی کے ساتھ اس طرح خیر خواھی سے پیش آئیں جس طرح اپنے نفس کے ساتھ خیر خواہ ھیں.....اور اگر تم نے ھماری نصیحت پر عمل کیا تو غیروں میں سے شمار نھیں ھونگے- اب اس حالت میں تم میں سے جو شخص قائم آل محمدکے قیام کرنے سےپھلے مرے جائے تووہ شھید کی موت مرا ھے ،اور جو اپنی زندگی میں انھیں درک کرلے اور انکے ساتھ جھاد کرئے تو اسے دو شھید کا ثواب عطا کرے گا ،اور جو شخص انکے ساتھ ھوتے ھوے ھمارے کسی دشمن کو قتل کرلیں تو اسے بیست ۲۰ شھید کا اجر دیا جائےگا-

پس ان روایات سے بخوبی یہ واضح ھوتا ھے کہ منتظرین کی اپنے مومن بھائی کی نسبت کیا ذمداری ھے اور اس اجتماعی ذمداری کی کیا اھمیت ھے کہ جس کا خیال رکھنا ھم سب کا شرعی اور اخلا قی فریضہ ھے -

۶: خود سازی اور دیگر سازی -

منتظرین کی اور ایک اور اھم ذمداری خودسازی و اپنے جسم وروح کی تربیت کے ساتھ ساتھ دیگر سازی اور ھم نوع کی تربیت بھی ھے ،خود سازی اور دیگر سازی ایک اھم دینی وظیفہ ھونے کے ساتھ بزرگ ترین اور عالی ترین انسانی خدمات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں سے بھی شمار ہوتا ہے ۔
اور اسلامی تعلیمات میں بھی حضرت ولی عصر اور انکے جان بہ کف آصحاب تاریخ انسانت کے پرہیز گار متقی اور صالح ترین افراد ہونگے ۔
وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فىِ الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصَّلِحُون(19) ترجمہ بعد میں لکھے
اسی طرح احادیث معصومین میں بھی امام عصر کے آصحاب وہ لوگ ہونگے جنھیں خدا ورسول اور ائمہ معصومین کی صحیح معرفت ہوگئی ، اخلاق اسلامی سے متخلق نیک کردار کے مالک وعملی میدان میں ثابت قدم و پائیدار ؤدستورات دینی کے مکمل پابند اور فرامین معصومین کے سامنے سر تسلم خم ہونگے ۔
چنانچہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نہج بلاغہ میں انے توصیف میں فرماتے ھیں : وَ ذَلِكَ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ نُوَمَةٍ إِنْ شَهِدَ لَمْ يُعْرَفْ وَ إِنْ غَابَ لَمْ يُفْتَقَدْ أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَ أَعْلَامُ السُّرَى لَيْسُوا بِالْمَسَايِيحِ وَ لَا الْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ أُولَئِكَ يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُمْ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ وَ يَكْشِفُ عَنْهُمْ ضَرَّاءَ نِقْمَتِهِ(20) "اخری زمانہ وہ زمانہ ایسا ھے گا جس میں صرف وہ مؤمن نجات پاسکے گا کہ جو گمنام اور بے شر ہو گا مجمع اسے نہ پہچانے اور غائب ہو جائے تو کوئی تلاش نہ کرے یہی لوگ ہدایت کے چراغ اور راتوں کے مسافروں کے لیئے نشان منزل ہوں گے نہ إدھر اُدھر لگاتے پھرین گے اور نہ لوگوں کے عیوب کی اشاعت کرینگئے ۔ان کے لئے اللہ رحمت کے دروازے کھول دے گا اور ان سے عذاب کی سختیوں کو دور کردے گا ۔
اسی طرح صادق آل محمد سے روایت ھے آپ فرماتے ھیں : "جو شخص چاھتا ھے کہ حضرت قائم کے اصحاب میں سے ہوں اسے چاھئے انتظار کےنے کے ساتھ ساتھ پرہیزگاری اور نیک اخلاق کو پنائے ،پھر اگر وہ اس حالت میں انکے قیام سے پہلے مر جائے اور بعد میں ھمارا قائم قیام کرئے تو اسے ایسا اجر دیا جائےگا جیسے اس نے حضرت کو درک کیا ہو. (21).
اور خود معصومیں کے فرمان کے مطابق مبغض ترین فرد وہ شخص ھے جو مؤمن اور امام زمانہ کے منتظر ہونے دعوا کرے لیکن قول وفعل میں انے دیے ہوئے دستورات اور دینی قوانین کے مخالفت سمت قدم اٹھائے
چنانچہ اسی نقطے کی طرف اشارۃکرتے ہوئے امام ذین العابدین فرماتے ھیں : لَا حَسَبَ لِقُرَشِيٍّ وَ لَا لِعَرَبِيٍّ إِلَّا بِتَوَاضُعٍ وَ لَا كَرَمَ إِلَّا بِتَقْوَى وَ لَا عَمَلَ إِلَّا بِالنِّيَّةِ وَ لَا عِبَادَةَ إِلَّا بِالتَّفَقُّهِ أَلَا وَ إِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ مَنْ يَقْتَدِي بِسُنَّةِ إِمَامٍ وَ لَا يَقْتَدِي بِأَعْمَالِهِ(22)" کسی کو عربی اور قریشی ہونے کہ بنا پر دوسروں پر کسی قسم کی فوقیت اور برتری حاصل نہیں ھے سوائے تواضع کے اورکسی کو کوئی کرامت حاصل نہیں ھے الا یہ کہ تقوای اختیار کرئے اور کوئی عمل نہیں ھے سوائے نیت کے اور کوئی عبادت نہیں ھے سوائے تفقہ کے (یعنی عبادت درست معرفت کے ساتھ ھے) پس ہو شار رھو!پروردگار عالم کے نزدیک مبغوض ترین شخص وہ ھے جو ھماری ملت اور مذھب پر ہو لیکن عمل میں ھماری پیروی واقتدا ء نہ کرئے ۔
اسی طرح امام صادق علیہ السلام فرماتے ھیں : إِنَّا لَا نَعُدُّ الرَّجُلَ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ لِجَمِيعِ أَمْرِنَا مُتَّبِعاً مُرِيداً أَلَا وَ إِنَّ مِنِ اتِّبَاعِ أَمْرِنَا وَ إِرَادَتِهِ الْوَرَعَ فَتَزَيَّنُوا بِهِ يَرْحَمْكُمُ اللَّهُ وَ كَبِّدُوا أَعْدَاءَنَا بِهِ يَنْعَشْكُمُ اللَّهُ (23) "ھم کسی کو مومن نہیں جانتے جب تک وہ ھماری مکمل پیروی نہ کرئے ۔اور یہ جان لو ھماری پیروی پرھیز کاری اور تقوی اختیار کرنے میں ھے ،پس اپنے آپکو ذھد و تقوی کے ذریعے زینت دو تاکہ خدا تمھیں غریق رحمت کرئے ،اور اپنے تقوی کے ذریعے ھمارے دشمنوں کو سختی وتنگی میں ڈال دو تاکہ خدا تمھیں عزت کی زندگی عطا کرے۔
پس انرِوایات اور دوسرے متعدد روایات سے معلوم ہوتا ھے کہ جب ھم نے ان مقدس ھستیوں کو اپنے مولا ومقتدا قبول کیا ھے تو وہ ذوات بھی ھم سےیہ توقع رکھنے کا حق رکھتے ھیں کہ ھم عمل وکردار میں انکے نقش قدم پر چلیں ۔اسی لیے معصمین فرماتے ھیں :کہ تم ھمارے لئے زینت کا باعث بن جاو ننگ وعار کے باعث مت بنو (24)

۷: شبھات اور بدعتوں کا مقابلہ۔
زمان غیبت میں منتظرین اور خالصواللہ علماءوبیدار طبقے کہ ایک اھم فرائض معاشرئے میں خود غرض یا سادھلوح دوستونکئے ھاتھوں مختلف قسم کےبدعتون اور ان شبھات کا مقابلہ کرنا ھۓ جو امام زمانہ کی غیبت کی وجہ سے انے بارے میں وجود میں ائیں ھیں چنانچہ امام صادق علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ھیں : إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الرَّيْبِ وَ الْبِدَعِ مِنْ بَعْدِي فَأَظْهِرُوا الْبَرَاءَةَ مِنْهُمْ وَ أَكْثِرُوا مِنْ سَبِّهِمْ وَ الْقَوْلَ فِيهِمْ وَ الْوَقِيعَةَ وَ بَاهِتُوهُمْ كَيْلَا يَطْمَعُوا فِي الْفَسَادِ فِي الْإِسْلَامِ وَ يَحْذَرَهُمُ النَّاسُ وَ لَا يَتَعَلَّمُوا مِنْ بِدَعِهِمْ يَكْتُبِ اللَّهُ لَكُمْ بِذَلِكَ الْحَسَنَاتِ وَ يَرْفَعْ لَكُمْ بِهِ الدَّرَجَاتِ فِي الْآخِرَةِ(25)"میرے بعد اھل تریدد (یعنی ائمہ کے ولایت و امامت کے متعلق شک وتردید کا اظھار کرئے)اور اھل بدعت (یعنی دین میں نیئ چیز ایجاد کرنے والے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جسکا دین سے کوئی ربط نہ ہو)کو دیکھیں تو تم لوگ ان سے اپنی برائت و بیزاری کا اظہار کےیں ،اور اس طرح انکے خلاف پڑوپکنڈہ کرینکہ آیند ہ اسلام مین اس طرح کی فساد پھلانے کی جرئت نہ کرئے اور لوگ خود بخود ان سے دور ہو جائیں اور انکی بدعتوں کو نہ اپنائیں اگر اسیا کیا تو پروردگار عالم اسکے مقابلے میں تمہیں حسنہ دیا جائے گا اور تمہاے درجات کو بلند کر ے گا ۔

اسی طرح بعض شبہات دشمنون نے خود امام زمانہ کے بارے میں لوگوں کے انتظار پر عقیدے کو کمزور کرنے اور اس میں خلل پیدا کرنے کے لئے ایجاد کیا ھے جیسا کہ آج کل نٹ پر ١٠ ھزارسے زیادہ شبہات انکے متعلق دیا گیا ھے تو علماء کی ذمداری ھے کہ ان شبہات کا مقابلہ کریں اور بطوراحسن جواب دیے کر لوگوں کو امام زمانہ کے مقدس وجود کی طرف جذب ہونے کا زمینہ فراھم کرے ۔لھذا اس اھم زمداری اور عصر غیبت میں رونا ھونے والے شبہات کی شرف اشارہ کرتے ہوئے چھٹے امام فرماتے ھیں :.....

فإياكم و الشك و الارتياب و انفوا عن أنفسكم الشكوك و قد حذرتكم فاحذروا أسأل الله توفيقكم و إرشادكم(26) خبردار شک وریب سے پرھیز کرنا ،(یعنی انکے غیبت اور ظہور کے بارے میں) اپنے دلوں سے شکوک وشبہات باھر نکال دو ۔میں نے تم لوگوں کو برحزر کردیا ھے لھذا تم لوگ اس قسم کے شک وتردید سے باز رھو (اسیلے اس میں شک صراط مستقیم میں شک ھے) میں اللہ تعالی سے تمھارے لئے توفیقات اور ھدایت کی دعا کروں گا-اسی طرح رسول اکرم فرماتے ھیں :......... يا جابر إن هذا الأمر أمر من أمر الله و سر من سر الله مطوي عن عباد الله فإياك و الشك فيه فإن الشك في أمر الله عز و جل كفر (27) اے جابر ..... انکی غیبت اورظھور میں شک کرنا خدا سے کفر اختیار کرنے کے برابر ھے ھیں -

اورھم سب جانتے ھیں کی آج کا دور ایسا دور ھے جس میں ایک طرف دشمن مختلف شبہات اور غلط پروپکنڈوں کے ذریعے لوگوں کو عقیدہ انتظار اور اسکی حقیقت سے دوررکھنے اور انکے دلوں میں شک وتردید پیدا کرنے کے درپے ھیں تو دوسری طرف جعلی اور فرصت طلب افراد امام زمانہ کے مقدس نام پر اومنین کے انکے نسبت صادقانہ عقیدے سے سوء استفادہ کرنے اور مختلف قسم کے دکانین کھولنے کی کوشش میں لگے ہوئے ھیں لھذا علماو اور ذمدار افراد کی ذمداری ان دونون جبھوں پر دشمن کے مقابلہ کرنا ھے ۔

٨:بے صبری سے پرھیزکرنا ۔

اس میں کوئی شک نھیں کہ عصر غیبت مشکلات اور مصائب کے ھجوم لانے کا زمانہ ھے اور مومنین سے مختلف قسم کے سختیوں وگرفتاریوں کے ذریعے سے امتحان لیا جائے گا تاکہ اس طرح نیک وبد صادق و کاذب اور مومن ومنافق میں تمیز ھو جائے ۔اور یہ ایک سنت الھی ھے اس امت یا اس زمان کے لوگوں تک محدود نھیں بلکہ گزشتہ امتوں سے لیا گیا ھے اور آیند آنے والے نسلوں سے بھی تا قیامت تک مختلف ذریعوں سے امتحان لیا جائے گا ۔چناچہ اسی سنت الھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پروردگار عالم قرآن مجید میں فرماتا ھے : ما كانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنينَ عَلى‏ ما أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَميزَ الْخَبيثَ مِنَ الطَّيِّبِ.....(28) " اللہ تعالی مومنین کو منافقین سے جس حالت میں نا مشخص ھے نھیں رکھا جائے گا ،یھاں تک (امتحان کےذریعے)خبیث اور طیب میں تمیز پیدا ھو جائے ۔ اسی طرح سورہ عنکبوت کے ایت نمبر٢ میں فرماتا ھے : أَ حَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَ هُمْ لا يُفْتَنُونَ* وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذينَ صَدَقُوا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكاذِبينَ (29) "کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ھے کہ وہ صرف اس بات پر چھوڑ دئے جائیں گے کہ وہ یہ کھے دیں کہ ھم ایمان لے آئے ھیں اور انکا امتحان نھیں ھو گا * بشک ھم نے ان سے پھلے والوں کا بھی امتحان لیا ھے اور اللہ تو بھر حال یہ جاننا چاھتا ھے کہ ان میں کون لوگ سچے ھیں اور کون جھوٹے ھیں "

اورناطق قرآن علی ابن ابی طالب اسی بارے میں فرماتے ھیں :...... أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَاذَكُمْ مِنْ أَنْ يَجُورَ عَلَيْكُمْ وَ لَمْ يُعِذْكُمْ مِنْ أَنْ يَبْتَلِيَكُمْ وَ قَدْ قَالَ جَلَّ مِنْ قَائِلٍ إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ وَ إِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِين(30) لوگو اللہ تعالی کسی پر ظلم نھیں کرتا لیکن کبھی یہ ضمانت نھیں دیا ھے کہ تم سے امتحا ن بھی نھیں لیا جائے گا ، اور خدا سب سے بڑکر سچا ھے ،یوں فرماتا ھے ۔" بے شک ان حوادث اور وقعات میں علامتیں اور نشانیان ھیں اور ھم اچھے اور بُرے سب بندوں سے امتحان لیتے ھیں "-

اور انھیں نشانیوں کی طرف اشارہ کرتے ھو ۓ اما صادق فرماتے ھیں :مارے قائم کے ظھور سے پھلے مومنین کے لئے خدا کے جانب سے کچھ نشانیاں ھیں ،عرض ھوا با ابن رسول اللہ وہ نشانیان کیا ھیں ؟ فرمایا وہ نشانیاں اس کلام الھی میں ذکر ھوی ھیں "وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْ‏ءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوعِ وَ نَقْصٍ مِنَ الْأَمْوالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الثَّمَراتِ وَ بَشِّرِ الصَّابِرينَ(31) "اور یقیناً ھم تم سے خوف، بھوک اور اموال ،نفوس اور ثمرات کی کمی سے امتحان لیا جائے گا اور اے پیغمبر آپ ان صبر کرنے والوں کو بشارت دیدیں " بے شک تم سے امتحان لیا جائے گا یعنی حضرت قائم کے خروج سے پھلے مومنین سے سلاطین

جور کے ترس ،منگائی ،گرانی کی وجه سے بھوک گرسنگی ،تجارت میں ورشکستگی و نگھانی موت اورفصل وکاشت میں نقصان کے ذریعے امتحان لیا جائے گا ،پھر فرمایا اے محمد بن مسلم یه ھے اس آیت کا تاویل جسکی تاویل (وَ ما يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلاَّ اللَّهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنا وَ ما يَذَّكَّرُ إِلاَّ أُولُوا الْأَلْباب (32) سوائے خدا اور راسخین فی علم کے کوئی نھیں جانتا ـ

اور امام زمانه کے طول غیبت کے دوران مختلف قسم کےسختیوں ومصیبتوں پر صبر کرنے والوں کی توصیف میں پیغامبر اکرم فرماتے ھیںّ: قَالَ ص طُوبَى لِلصَّابِرِينَ فِي غَيْبَتِهِ طُوبَى لِلْمُقِيمِينَ عَلَى مَحَجَّتِهِمْ أُولَئِكَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ..(33) خوش ھیں وه لوگ جو اس کی غیبت کے زمانه میں صبر سے کام لیں خوش ھیں وه لوگ جواسکی محبت پر ثابت قدم رھیں،ان ھی لوگوں کی تعریف میں الله نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ھے ،اور وه لوگ غیب پر ایمان رکھتے ھیں....-

اور متعدد روایات میں انکی غیبت کی وجه سے پیش آنے والی مصیبتوں وآذیتوں پر بے صبری کرنے سے منع کیا گیا ھے اور قضاء وقدر کے سامنے تسلم ھونے کا حکمدیا ھے جیسا که شیخ کلینی نے اپنی سند امام صادق علیه السلام سے نقل کیا ھے حضرت نے فرمایا :

كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ وَ هَلَكَ الْمُسْتَعْجِلُونَ وَ نَجَا الْمُسَلِّمُونَ (34) ظھور کے وقت تعین کرنے والے ھلاک ھوں گے لیکن قضاوقدر الھی کے سامنے تسلیم ھونے والے نجات پائین گئے -

۹: جوانوں کی مخصوص ذمداری :

اسلامی تعلیمات میں جوانی اور جوان طبقے کو خاص اھمیت اور مخصوص مقام حاصل ھے ،انکے ساتھ الفت ،عطوفت کے ساتھ پیش آنے اور ھمیشه اچھی نگاھوں سے دیکھنے پر زور دیا گیا ھے ،جس طرح رسول اکرم کا فرمان ھے :اوصيكم بالشباب خيراً فإنّهم ارقُّ افئدةً انّ الله بعثني بالحق بشيراً ونذيراً فحالفني الشباب وخالفني الشيوخ .تمھیں وصیت کرتا ھوں ان جوانوں کے بارے میں جو پاک دل ھوتے ھیں ،جب الله تعالی نے مجھے بشیرو نذیر بنا کر بیجھا تو یه جوان تھے جنھوں نے میرے ساتھ دیا جبکه عمر رسیده افراد نے میری مخالفت کی ـ

پس کلام رسول پاک سےھمیں یه درس ملتا ھے که جوانو کو بری نگاه سے نھیں دیکھنا چاھیے بلکه انے بارے می نیک سوچ رکھنا چاھیے ـاور تاریخ ایلام اس بات پر زنده گواه ھے که جب نبی اکرم نے ذوالعشیر ھمیں قریش کو توحید اور دین کی طرف پھلی بار دعوت دیا تو جس شخص نے سب سے پھلے آنحضرت کے دعوت پر لبیک کھا وه علی ابن اب طالب ۱۰ ساه نوجوان تھے جبکه بزرگان قریش اخری دم تک آش کے مخالفت کرتے رھیں ـ

جوانی کی قدر وقیمت کے لیے یھی کافی ھے که خود امام زمانه ظھور کرینگے تو اپ جوان ھونگے جیسا که امیر مومنین عله السلام فرماتے ھے-مھدی قریش کے خناندان کا ایکدلیر شجاع اور تیز ھوش جان ھونگے تیس یا چالیس سے کم عمر میں ظھور کرینگے -- اسی طرح امام زمانه کا خاص سفیر نفس زکیه جنھیں رکن مقام کے درمیان شھید کیا جائے گا ایک جوان ھو گا ـاما صادق اس بارے میں فرماتے ھیں :امام زمانه کے ظھورکے وقت انکی طرفسے ایک جوان شخص سفیرکے عنوان سے منتخب ھونگے تاکه امام کے پیغام کو اھل مکه تک پھنچا ئے اور انھیں آنحضرت کی حکومت کے پرچم تلے آنے کی دعوت دے لیکن مکه کے حکمران اسے رکن مقام کے درمیان شھید کرینگے(35) اسی طرح مختلف روایا میں ایا ھے که امام عصر کے ۳۱۳ اصحاب میں سے بھت ھی کم افراد کے سب جوان ھونگے -چناچه امیر مومنین فرماتے ھیں اس بارے مین : أصحاب المهدي شباب لا كهول فيهم إلا مثل كحل العين و الملح في الزاد و أقل الزاد الملح(36) امام مھدی کے اصحاب سارے جوان ھونگے ان میں کوئی بھوڑے نھیں ھو گے سوائے آنکھ میں سرمه اور زاد سفر میں نمک کے برابر اور کتنا ھی کم ھو گا زادراه میں نمک کی مقدار ـ

اور روایات سے معلوم ھوا ھے که اما مزمانه کے غیبی ندا پر سب سے پھلے لبک کھنےوالے اکثر جوان ھی ھونگے ـ چھتے اما م فرماتے ھیں : امام کے ظھور کرنے کے بعد جب انکیآسمانی ندا انے کانوں تک پھنچ جاے گی تو اس حالت میں لبیک کھین گے که اپنے اپنے چھتوں پر آرام کررھے ھونگے اور بغیر کسی آمادگی کے حرکت کرینگے اور صبح ھوتے ھیں اپنے امام کی زیارتس شرف یاب ھونگے - (37)

۱۰: وا قعی منتظرین کا مقام ومنزلت اھل بیت کی نگاه میں -

عصر غیبت میں منتظرین کی اھم ذمداریاں جسے ھم نے قرآنی آیات اور معصومین کے نورانی کلمات کے روشنی میں مختصر انداد میں اپنے محترم قارین کے لیے بیان کیا ھے ،اب اگر کسی شخص نے ان ذمداریوں کو حسب استطاعت بطور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

احسن انجام دیا تو انشاء اللہ حقیقی منتظرین میں سے شمار ہو گا ـاور انہیں کے توصیف میں انکے مقام و منزلت بیان کرتے ہوے پیغمبر اکرم فرماتے ہیں : في وصية النبي ص يذكر فيها أن رسول الله ص قال له يا علي و اعلم أن أعجب الناس إيمانا و أعظمهم يقينا قوم يكونون في آخر الزمان لم يلحقوا النبي و حجبتهم الحجة فآمنوا بسواد على بياض(38) یا علی جان لو! ایمان کے لحاظ سے حیرت انگیز ترین لوگ اور یقین کے اعتبار سے عظیم ترین لوگ آخر ی زمان کے وہ لوگ ہونگے جنھوں نےنہ اپنے پیغامبر کو دیکھا ہے اور نہ ہی حجت خدا تک انکی دست رسی ہے لیکن انھوں نے سفید کاغذ پر سیاہی کو دیکھ کر ایمان لائے ہیں ـ

کسی اور مقام پر آپ اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص ذَاتَ يَوْمٍ وَ عِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ لَقِّنِي إِخْوَانِي مَرَّتَيْنِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ أَ مَا نَحْنُ إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا إِنَّكُمْ أَصْحَابِي وَ إِخْوَانِي قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ آمَنُوا وَ لَمْ يَرَوْنِي لَقَدْ عَرَّفَنِيهِمُ اللَّهُ بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخْرِجَهُمْ مِنْ أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَ أَرْحَامِ أُمَّهَاتِهِمْ لَأَحَدُهُمْ أَشَدُّ بَقِيَّةً عَلَى دِينِهِ مِنْ خَرْطِ الْقَتَادِ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ أَوْ كَالْقَابِضِ عَلَى جَمْرِ الْغَضَا أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الدُّجَى يُنْجِيهِمُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ (40) خدا میرے بھایوں کی زیارت مجھے نصیب کرئے جب آنحضرت نے دو مرتبہ یہی فرمایا تو جو اصحاب آپکے ساتھ تھے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہے آپکے بھائی نہیں ہے ؟ فرمایا نہیں تم لوگ میرے اصحاب ہیں اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو آخری زمانہ میں ایمان لے آئیں گے جبکہ انہون نے مجھے نہیں دیکھا اللہ تعالی نے مجھے انکے اور انکے آباو اجداد کے ناموں سے اشنا کرایا ہے قبل از اس کے آباء کے صلب سے اور ماؤں کے رحم سے باھرنکل آئے ـان میں سے ہر ایک کے لیئے اپنے دین کو بچا نا شب تاریک میں کانٹے پر ہاتھ رکھنے یا جلتی ہوئی اگ کو ہاتھ میں اٹھانے سے بھی زیادہ سخت ہو گا ،وہی لوگ تاریکی میں روشن چراغ ہے پروردگار عالم انہیں ہر قسم کے ظلمانی فتنوں سے نجات دے گا – اور حقیقی منتظرین کا مقام بیاں کرتئے ہوے سیّد الساجدین فرماتے ہیں .... يا أبا خالد إن أهل زمان غيبته القائلين بإمامته و المنتظرين لظهوره أفضل من أهل كل زمان لأن الله تبارك و تعالى أعطاهم من العقول و الأفهام و المعرفة ما صارت به الغيبة عندهم بمنزلة المشاهدة و جعلهم في ذلك الزمان بمنزلة المجاهدين بين يدي رسول الله ص بالسيف أولئك المخلصون حقا و شيعتنا صدقا و الدعاة إلى دين الله عز و جل سرا و جهرا(40) ”اۓ ابو خالد کاھلی عصر غیبت میں امام زمانہ کی امامت کا اقرار کرنے والوں اور انکے ظہور کے انتظار کرنے والوں کا مقام ومنزلت تمام اھل زمان سے بالاتر و افضل تر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے انہیں اتنی معرفت عقل اور فہم عطا کیا ہے کہ جسکے نتیجے میں غیبت انکے لیئے پھر غیبت نہیں رہی ہے بلکہ عیاں ہو گئی ہے ،اور انہیں اس زمانہ میں پیغمبر خدا کے ساتھ تلوار اٹھا کر جہاد کرنے والے مجاہدین کےجیسے قرار دیا ہے ،وہی لوگ ہیں جو ہمارے مخلص اور سچھے شیعہ اور دین خدا کی طرف سریا اشکار

خدا یا ہم سب کو ہمارے امام زمانہ کے حقیقی منتظرین میں سے قرار دیں ـآمین !ثم آمین ـ

-----

(1) وسائل‌الشيعة ج : 16 ص : 34۶ بحارالأنوار ج : 71 ص : 35۸
(2) تحف العقول :ص 513 :اور بحار انوار :ج75 ،ص 38۲ -
(3) سوره حج ۴۰ -
(4) نعمانی :غیبت نعمانی ،ص ۲۴۵ -
(5) كليني روضة كافي ،ص 80 ،ح 37 -
(6) مجلسي :بحار انوار ،ج 44 ،ص 282 ـاور قرب‌الإسناد ص : 1۸
(7) دعاي ندبه کا ایك فقره -
(8) صافي گلپائی گانی :منتخب الاثر ،ص ۲۷۲ -
(9) مجلسي :بحار الانوار،ج2 ،ص 88 - وسائل‌الشيعة ج : 27 ص : 13
(10) "''''''' ''''''''''ج 53 ،ص 181 - الغيبة‌للطوسي ص : ۲۹۱
(11) كلينى :اصول الكافي ج : 1 ص :۶۷ - تهذيب‌الأحكام ج : 6 ص : 21۸
(12)الصراط المستقيم :ج ۳ ،ص۵۵ ، الاحتجاج ج : 2 ص۳۸۵ : عوالى اللئالى ج ۱ ص ۱۸ .
(13)۷۳ الصراط‌المستقيم ج : 3 ص۵۵ -
(14) صدوق : اكمال الدين:ج۲ ،ص ۶۵۶ -
(15) طوسی ،تهذیب ج ۶ ،ص۱۰۴ ـاور كامل زيارات :ص ۳۱۹ -
(16) كلينى: اصول الكافي ج : 2 ص :۶ 19
(17) كلينى :روضة الكافى،ج۸، ص ۱۰۲ -
(18) امالى طوسى ،ص ۲۳۲ ـاور بحار انوار ،۵۲ ،ص ۱۲۲ ،ح ۵ -
(19) انبياء :۱۰۵ -

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(20) نهج البلاغه ،خ ۱۰۳ ،ص ۲۰۰ ،ترجمه سید ذیشان حیدر جوادی -
(21) غیبۃ نعمانی :ص ۱۰۶
(22) کلینی :روضۃ الکافی ،ص ۲۳۴ ،ح۳۱۲ -
(23) کلینی :اصول کافی ،ج۲ ،ص ۷۸ ،ح۱۳ -
(24) کلینی: کافی ،ج ۲ ، ص ۷۷ ،ح۹ -
(25) کلینی : اصول کافی،ج۲ ،ص ۳۷۵ ،ح ۴ -
(26) الغیبةللنعماني ص 150 ،ح ۸ -
(27) صدوق اکمال الدین : ج ۱ ، ص ۲۸۷ -
(28) سوره آل عمران :۱۷۹ -
(29) سوره عنکبوت :۲ -۳ -
(30) نهج البلاغه خطبه ۱۰۳ اردو ترجمه سید ذیشان حیدر -
(31) بقره :۱۵۵ -
(32) آل عمران :۷ -
(33) مجلسی : بحار الانوار،ج۵۲ ،ص ۱۴۳ -
(34) الكافي ج : 1 ص : 368
(35) طوسی الغیبه ،ص ۴۶۴ -
(36) طوسی الغیبه ،ص ۴۷۶ اور بحار انوار ج ۵۲ ، ص ۳۳۳ -
(37) نعمانی الغیبه :ص ۳۱۶ ،باب ۲۰ ح ۱۱-
(38) صدوق :اکمال الدین ،ج ۱ ، ص ۲۸۸ -
(39) مجلسی : بحارالأنوار ،ج 52 ص 123 باب 22- بصائر الدرجات :الله ۸۶ -
(40) علامالوری ص : 407 – اور کمال الدین ج ۱ ص ۳۲۰ -

إنتظار کیا اور منتظر کون ؟

چوتھی فصل : انتظارکے آثار اورنتائج :

جو فرائض اور ذمداریان اسے پہلے فصل میں منتظرین کے ذکر ہوئیں اگ ان ذمداریون پر ہم سب درست عمل کریں تو ضرور عقیدۃ انتظار کا ریشہ ھمارے فردی اور اجتماعی زندگی میں سر سبز ہو گا اور آهسته آهسته اس عمل اور کوشش کے ماسب نتائج اور اثرات سماج میں زندگی کے مختلف پهلو میں عصر ظهور سے پہلے ہی رونما ہونگے- اب ہم انهیں نتائج میں سے بعض که کی طرف مختصر اشاره کریں گے –

۱ :مستقبل کی امید -
انتظار کے مثبت فردی نتائج میں سے ایک یه ہے که عقیده انتظار او ر ہر فرد منتظر کے دل میں مستقبل کے لئے امید پیدا کردیتا ہے ،اور نهی اپنے مستقبل سے امید اس شخص کے فردی اور اجتماعی سطح پر مختلف قسم کے جدوجهد،کوشش اور حرکتوں میں ایک عظیم کردار ادا کرتی ہے - اورشاید انتظار کے اسی فردی پهلو کو مد نظر رکھتے ہوئے معصومین نے منجی عالم امام عصر کے ظهور کے انتظار پر تاکید اور اسے اپنے وصیت ونصیحتوں کا مرکز قرار دیا ہو –
جسیا که امرمومنین علیه السلام انتظار کے بارے میں فرماتے ہینں که انتظار انتظار محتوب خدا ہو اور اسکے نتائج میں سے خدا کے رحمتوں کا اس شخص پر نازل ہوتا ہے - و انتظروا الفرج و لا تیأسوا من روح الله فإن أحب الأعمال إلى الله عز و جل انتظار الفرج ما دام علیه العبد المؤمن توکلوا علی الله عزوجل(1) "فرج ظهور کے انتظار کرو،اور رحمت خدا سے کبهی نا امید مت ہو جاؤ ،بے شک خدا کے نزدیک سب سے بهتر عمل انتظار فرج ہے جب تک بنده مومن خدا پر اپنا توکل رکھے :
اسی طرح انتظار ہر طرح کے نا امیدی ،افسردگی اور عاجزی سے رهائی کا بهترین ذریعه ہے که جسکے آج کی (بقول)ترقی یافته اقوام دوچار ہیں ،کها جاتاہے ایک رسرچ کے مطابق دنیا کے ۹۰ /لوگ مختلف قسم کے ناامیدی افسردگی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و...جیسی نفسیاتی بیماریوں سےرنج بھر رھیں -
اور اسیحقیقت کی طرف اشارہ کرتے ھوے امام زین العابدین فرماتے ھیں : انتظار الفرج من أعظم الفرج انتظار(2)فرج بھت بڑا کام اور بزرگترین رھائي ھے-

۲:فردی اور اجتماعی اصلاح :
منجملہ نتائج انتظارمی سے ایک دوسرا نتیجہ اور اثر جو فردی اور اجتماعی دونوں سطح پر نمایاں ھوتا ھے وہ فردی سطح پر نفس کی اصلا ح اور خود کوناپسد عادات واخلاق سے پاک کرکے اچھے اور نیک عادت واخلاق حسنیہ سے زینت بخشنا ھے -چونکہ ایک واقعی منتظر خدا اور ولی خدا کو ھمیشہ حاصر ناظردیکھتا ھے اور ھمیشہ اس کو شش میں ھوتا ھے کہ وہ اپنے عمل وکردار کے ذریعے انکی تقرب اوررضایت حاصل کرئے -
اور اجتماعی سطح پر وہ نہ صرف خود صالح ھوتا ھے بکہ معاشرئے کی اصلاح کے درپے ھوتا ھے اور ھمیشہ مصلح کل کے ظھور کے لئے زمینہ فراھم کرنے کی فکر میں ھوتا ھے ،اور چونکہ اسے یقین ھے کہ آخر کار اس طمین کا مالک وحاکم خدا کے صالح بندے ھونگے اور قدرت پلٹ کر صاحب قدرت کے ھاتھ آے گی تو اصلاح کی راہ میں پیش آنے والی شواریوں سختیوں کےسامنے کبھی دل نھیں ٹوٹا اور نہ ظالمون طاغوتیون کے مقابلہ کرنےمیں خوف وحراس اسکے دل میں بیٹھا دیتا ھے ،اور اسےدل میں ھمیشہ یہ تمنا ،عمل میں یہ اثراور زبان پر یہ دعا ھو گی -
اللَّهُمَّ إِنَّا نَرْغَبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْإِسْلَامَ وَ أَهْلَهُ وَ تُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَ أَهْلَهُ وَ تَجْعَلُنَا فِيهَا مِنَ الدُّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ وَ الْقَادَةِ فِي سَبِيلِكَ وَ تَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ(3) پروردگارا ھم تیرے طرف دولت کریمہ کی رغبت رکھتے ھیں جس کے ذریعے اسلام اور اسلام والے عزت پائیں اور نفاق واھل نفاق ذلیل ھو جائیں اور ھم کو اس حکومت حق میں اپنی اطاعت کی طرف بلانے والا قرار دے، اور اپنی راستے کی طرف دعوت دینے والا قرار دے اور ھمیں اس میں دنیا و اخرت دونوں کی کرامت دے-

۳: بقائے مذھب تشیع -
کتب اھل البیت کو اپنے ظلم وجور سے بھر پور تاریخ میں زوال وانقراض سے نجات دینے اور بچا کر رکھنے کا سب سے بڑا عامل عقیدھانتظار رھا ھے ،تاریخ اسلام اس بات پر گواہ ھے کی صدر اسلام سے آج تک کو ئی اور اسلامی گروہ یا مکتب مکتب اھل بیت جیسے مظلوم اور مغلوب مقھور واقع نیں ھوا ھے بنی امیہ کے دور سے لے کر آج تک خاندان نبوت سے محبت ان سے مودت رکھنے اور ظالم فاجر حکمرانوں کے سامنے سر نہ جھکنے کی جرم میں ھر طرح کی محرومیت ،بربریت ،جلاوطنی اور ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑا اور ھر دور میں ظالم حکمرانوں کے قتل وغارت کا نشانہ بنا رھے —اب اس حالت میں اگر امام زمانہ کے ظھور اور انتظار فرج اپنا سحر انگیز اثر نہ دکھایا ھوتا تو کب سے مکتب اھل بیت صفحہ ھستی سے مٹ چکا ھوتا یا کم سے کم اتنی ترقی اور رشد نہ کر لیتے ،بے شک پیروان مکتب اھل بیت نے سب کچھ کھونا تحمل کیا لیکن ایک دن کے لئے ظالم حکمرانوں کے سامنے سر تسلیم خم ھونے اور دست بیعت کو پھلانے مو کبھی گوارا نہ کیا (ھیھات من الذلّة)کو کبھی قبول نھیں کیا ،اور یہ سب عقیدہ انتظار کا کرشمہ ھے —
بے شک مکتب اھل بیت علیھم السلام کی بقا کے مخفیانہ رازوں میں سے اھم ترین راز یھی روح انتظار اور عقیدہ انتظار ھے جو ھر شیعہ مؤمن کے تن ومن میں زندگی وکامیابی کی امید پھونگتی ھے چونکہ جس قوم اور معاشرے کی ھر فردپر منحی بشریت کے انتظار کی حالت حاکم ھو تو خواہ نھخواہ وہ معاشرہ حرکت میں ھوتی ھے اور ھمیشہ جون وتون اصلاح کی طرف قدم اٹھے رھتی ھیں جو خود دین ومذھب کی بقا کا سب بنتی ھے اور اس حقیقت کا اعتراف بعض معربی دانشورں اور محققین نے بھی کی ھے اور انھوں نے اس عقیدے کو اپنے استکباری سلطہ جمانے کی راہ میں سب سے بڑا مانع شمار کیا ھے جسکا تذکرہ پھلے بھی (ضرورت انتظار کے بحث میں) ھوا ھے-
اور نظریہ انتظار اور امام زمانہ کے وجود پر عقیدے کی اھمیت پر ورشنی ڈالتے ھوۓ فروفیسر ھانری کربن (جرمن کے معصر فلاسفر جنھوں نے ایک مدت تک علامہ طباطبائی کے ساتھ مختلف موضوعات پر خطوکتابت کا سلسلہ جاری رکھا پھر آخرمیں شیعہ ھو گے) فرانس کے مشھور یونیورسیٹی سوربین میں ادیان کے متعلق جو کانفرنس ھواتھا اس میں انھوں نے کھا تھا کہ تمام ادیان اور مذاھب جھانی کے درمیان صرف کتب تشیع ایک ایسا مکتب ھے جو جاویدانگی رکھتا ھے اور اس میں استمرار کی قابلیت ھے لھذا یہ مکتب دوسروں کے لئے بھی قابل پیشکش ھے —چونکہ انکا عقیدہ ھے کہ انسان کا خدا کے ساتھ رابطہ کبھی قطع نھیں ھو سکتا بلکہ انسان کامل جو اس روۓ زمین پر خدا کا نمائندہ ،وواسطہ فیض اور ولی مطلق ھیں خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ ھیں اور کبھی زمیں ان سے خالی نھیں ھوتی ھے اوریہ وھی شخص ھیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جسکے آمد کے انتظارمیں سب بیٹھے ہوئے ھیں (4) اورتاریخ اسلام میں آج تک اھل بیت اطھار کے مانے والوں نے ظالم اور غاصب حکمرانوں کے خلاف جتنے بھی تحریکین چلائی ھیں تو ان تمام تحریکوں کا ریشہ عقیدہ انتظارمیں ھے –جیسا که پیڑوشفکی (مورخ وسابق روسی علوم کا ماھر اور ایران شناس)اس بارے میں کھتا ھے :مھدی کے انتظار میں آنکھیں بچھائے رکھنا ایران کے تیرویں صدی ھجری کی عوامی تحریکوں کے عقائد میں شامل ھے اور یہ عقیدہ چودھوین صدی کے تحریکون میں پھلے سے زیادہ کردار ادا کرتے ھےئے دیکھنے میں آیا –- اور آیندہ بھی اُمید ھے امت مسلمہ پھلے سے زیادہ بیدار اور متحد ہو جائیں اور اپنے دینی تحریکوں میں شدت ارو تعمیم دے دی جائے انشاء اللہ عصر ظھور قریب ھو گا -

-----

(1)صدوق: الخصال ج 2 ص 616
(2) کمال‌الدین ج : 1 ص : 320
(3)کلینی: اصول کافی ،ج٣ ،ص ٤٢٤ -
(4) جوادی آملی : امام مھدی موجود وموعود،ص ١٠٦ -

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com